

وَأَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا



کے شریعت چمنہ

سالانہ
ششماہی
اسرار و رسا سے

مالک غیر سے ۸ شنگل پنس

ضروری گذارش

قیمت بذریعہ منی آرڈر سالہ کریں۔ دی پی کی صورت میں آپ کو قیمت زیادہ ادائیگی اور اخبار دیر میں وصول ہوگا۔

مشتہرین حضرت

کی خدمت میں اتنا سہ ہے کہ اپنا اشتہار جلد ہی کراچی تجارت کو فروغ دیں۔ اجرتیں نہایت مناسب رکھی گئی ہیں۔ بذریعہ خط و کتابت اجرت کا فیصلہ کریں۔

مترجمہ

فی صفحہ = مقرر نصف صفحہ = للہ
کالم = ع (مینجر) نصف کالم = عم

اغراض و مقاصد

- ۱۔ توحید و سنت کی اشاعت کرنا، بدعات و رسوم سے پاک
- ۲۔ سلف و صالحین کے طریق پر اسلام پیش کرنا
- ۳۔ تنظیم المحدث کے اغراض مقاصد کی وسیع طور پر اشاعت کرنا
- ۴۔ ادنیٰ علمی مسائل کو اسان پر ایہ میں واضح کرنا
- ۵۔ تمام قومی دینی ضروریات پر مسلمانوں کو متوجہ کرنا
- ۶۔ مخالفین اسلام کا بطریق احسن جواب دینا
- ۷۔ اتفاق بین المسلمین کے لئے بہترین تجاویز پیش کرنا
- ۸۔ سیاسیات حاضرہ پر مفید تبصرہ کرنا

قواعد و ضوابط

- ۱۔ خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور لکھیں
- ۲۔ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا کٹ آنا ضروری ہے
- ۳۔ اگر کسی وجہ سے پرچہ نہ ملے تو تاریخ اشاعت سے ایک مہینہ اطلاع آنے پر پرچہ ارسال کیا جاتا ہے
- ۴۔ منی آرڈر کرتے وقت فارم کے کوپن پر اپنا نام و پتہ و نمبر خریداری مکمل و خوشخط لکھیں۔ (مینجر)

مدیر: حافظ عبد اللہ امرتسری مولوی فاضل

جلد (۶) مقام اشاعت پرنسپل انبالہ ۱۳ جمادی الاول ۱۳۵۶ شمسی مطابق ۲۳ جولائی ۱۹۳۶ عیسوی یوم جمعہ المبارک نمبر (۳۱)

حضرت صدیق کی شان میں حضرت حسان کے اشعار

(ترجمہ از عارف صدیقی)

إِذَا تَذَكَّرْتَ شَجَوًا مِنْ أَخِي ثَقَّةٍ فَأَذْكُرْ خَاكَ أَبَا بَكْرٍ بِمَا فَعَلَ

اے دل جب تجھے کسی دوست صادق کا رخ یاد آئے تو تو اپنے بھائی ابو بکرؓ کو ان کے افعال کی وجہ سے یاد کر

خَيْرَ الْبَرِيَّةِ اتَّقَاهُ وَأَعْدِلْهَا بَعْدَ النَّبِيِّ وَأَوْفَاهَا بِمَا حَمَلَا

ان کے کاموں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بعد النبیؐ خیر الخلق اور اتقا اور عدل الناس اور عہد و پیمان کے بڑی پورا کرنے والے تھے

وَالثَّانِي التَّالِي الْمَحْمُودُ مُشْهِدُهُ دَاوُدُ النَّاسِ قَدْ مَأْصَدَقَ الرَّسُولَ

اور وہ فاروقؓ میں دینے والے کے ساتھ کے دوسرے اور (پیغمبر کے) پیرو ہیں اور ان کی مجلس قابل تعریف ہے اور وہ

ایسے قدیمی مسلمان ہیں کہ جن لوگوں نے رسولوں کی تصدیق کی ان میں وہ سب سے اول ہیں

ضروری تصحیح

"تنظیم المحدث کی گذشتہ اشاعت میں ص ۲ پر جیت المحدث کے اجلاس مشاورت کی پلٹ میں ایک دو لفظ چھوٹ گئے ہیں ناظرین تصحیح کریں۔ ص ۲، کالم ۲ نیچے سے سطر ۱۵ میں "زاید خرچ کرنے کی مجاز ہوئی" کی بجائے "زاید خرچ کرنے کی منظور ہوئی" جناب امیر صاحب مجاز ہوئی" ہے۔" (ناظم جیت)

فہرست مضامین

- ۱۔ حضرت صدیقؓ کی شان میں حضرت حسانؓ کے اشعار ص ۱
- ۲۔ اعلام کلمۃ اللہ کی پاداش میں حضور رحمۃ اللعالمینؐ پر کفار کے مظالم اور آپ کا عظیم الشان مہر و استقلال ص ۲
- ۳۔ "تنظیم المحدث" کا نیا نمبر ص ۳
- ۴۔ کیا ہندو اہل کتاب ہیں اور ان کی عورتوں کے ساتھ نکاح درست ہے؟ ص ۴
- ۵۔ الاستفسار: مسجد میں قبر کا کیا حکم ہے؟ ص ۵
- ۶۔ چھاپہ سے بدفعی کرنے پر ایک شاہد ہو تو اس کا کیا حکم ہے ص ۶
- ۷۔ لاہوری پارٹی کے مرزا میوں کا کیا حکم ہے؟ ص ۷
- ۸۔ کیا نکاح میں سات سالہ لڑکے کا ایجاب قبول باپ کی موجودگی میں صحیح ہے؟ ص ۸
- ۹۔ نکاح پر نکاح اور اس کی مزا ص ۹
- ۱۰۔ کیا بیس سال کا دم و بیش مدت کے لئے فی بیگہ اللہ رکھے کی زمین فی بیگہ چار روپے پر یعنی درست ہے؟ ص ۱۰
- ۱۱۔ نظائر بصائر ص ۱۱
- ۱۲۔ ادلاوی صحیح تربیت سے مسلمانوں کی بے اعتنائی ص ۱۲
- ۱۳۔ کتنا غلط یہ حرف بھی مشہور ہو گیا ص ۱۳
- ۱۴۔ ایک ٹرین کی ہولناک تباہی ص ۱۴
- ۱۵۔ اخبار و حوادث ص ۱۵

اعلاء کلمۃ اللہ کی پاداش میں حرمہ للعلما میں کفار کے مظالم

سرور کائنات کے فقیہ المثال صبر استقلال کا روح پرور نظارہ

(از ابو سلیم ندوی، احمد عارف صدیقی امرتسری)

(۴)

ناظرین گذشتہ اشاعتوں میں ان کمزور ضعیف مسلمانوں کے حالات ملاحظہ کر چکے ہیں، جو محض خداوند قدوس کی واحدیت اور رسول کریم کی رسالت پر ایمان لانے کے باعث کفار و مشرکین کے

جاتے اور وہاں چھپ کر نماز ادا کرتے تھے، اتفاقاً ایک دفعہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ یا سرہنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور سعد بن زید رضی اللہ عنہ ایک گھاٹی میں نماز پڑھ رہے تھے کہ کچھ

الافریقین (اور اسے پیغمبر اپنے قریب کے رشتہ داروں کو خدا پر خدا سے ڈراؤ) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکلے اور کوہ صفا پر چڑھ کر ایک عام آواز دی، جس سے وہاں کے تمام باشندے جمع ہو گئے

تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک قیدی سے فرمایا کہ اے بنی فلان! اے بنی فلان! اے بنی عبد مناف! اور ہر آدمی کو دہ سب حضرت م کے پاس آگئے، تو فرمایا، اگر میں تمہیں یہ خبر دوں کہ اس پہاڑ کے دامن میں کچھ سوار تم پر چڑھ آئیں گے تو کیا تم میرے اس کہنے کو یاد کرو گے؟ سب نے کہا کہ بیشک ہم آپ کی بات پر یقین کر رہے ہیں گے کیونکہ ہم نے آپ کو کبھی جھوٹ بولنے نہیں سنا، تب حضرت نے فرمایا کہ میں تم سے کہتا ہوں کہ ایک ہفتہ نہایت سخت عذاب آنے والا ہے، اس سے ڈرو (یعنی جو کوئی میرا کہنا نہ مانے گا اور شکر نہ کرے باز نہیں آئے گا وہ قیامت کے دن سخت عذاب میں مبتلا ہوگا) ابولہب نے یہ سنا کہ کیا تم اُجڑ جاؤ گیاتم نے میں صرف اس نے اٹھا

کہا تھا، یہ کہہ کر اٹھ کر چلا گیا، اس پر یہ سورۃ نازل ہوئی۔ تب بتی ابی لہب و تب، ما اغنیٰ عنہ مالہ وما کسب، سیمعی نارا اذات لہب و امراتہ حملاتہ المخطب، فی جیدہا جیل من مد۔ ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ اُجڑ گیا، نہ تو اس کا مال ہی اس کے کچھ کام آیا اور نہ اس کی کمائی سے ہی اسے کچھ فائدہ حاصل ہوا وہ غنیمت و فخر کی بھر پوری ہوئی آگ میں جائے گا اور اس کے ساتھ اس کی جوڑ بھی جو (فساد برپا کرنے کے واسطے) لکڑیاں (آگ میں ڈالنے کے لئے) اٹھائے پھرتی ہے، اس کی گردن میں بھی قیامت کے دن بہنواں رستی ہوگی)

ابولہب کے اٹھ کر چلے جانے کے بعد تمام گروہ منتشر ہو گیا اور کفار و مشرکین نے مظالم پر اور زیادہ کمر باندھ لی۔ (باقی باقی)

تنظیم المہمات کل حج نمبر

تنظیم المہمات کل حج نمبر گذشتہ "حج نمبر" کی طرح نہایت اہمیت آب و تاب اور بلند پایہ مضامین سے آراستہ و مزین ہو کر غنیمت شائع ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔ جن عظیم الشان خالص، اسلامی عزائم و مقاصد کی بنیاد پر حج نمبر کا اجراء عمل میں لایا جا رہا ہے وہ ہر لحاظ سے نہایت اہم، وسیع اور عالمگیر ہیں، مثلاً مستطیع مسلمانوں کو حج بیت اللہ شریف کے لئے مستعد اور خدمت حرمین شریفین کے لئے آمادہ کرنا، فرائض حج کی اصلی غرض و غایت سے روشناس کرنا، حکومت سعودیہ سے اشتراک عمل کے لئے مدعو کرنا، حج کے ضروری احکام و سناسک سے آگاہ کرنا، حکومت حجاز مقدس کی مالی و جسمانی خدمت پر ہر مسلمان کو متوجہ کرنا، حجاج کی ضروریات اور ان کی مشکلات کو نگہداشت کرنا اور ان کے اندفاع کے لئے حکومت ہند اور حج کمیٹی وغیرہ کو متوجہ کرنا، مخالفین حج اور معاندین حکومت حجاز کے اعتراضات کا بطریق احسن جواب دینا۔ وغیرہ وغیرہ

اس کے علاوہ حج نمبر میں حضرت مدبر کی ان تمام ملاقاتوں کا مفصل بیان ہوگا جو آپ نے اس سال اپنے قیام مکہ میں حضرت جلالہ الملک ابن سعود اور دیگر عمال حکومت حجاز سے کی ہیں۔ انشاء اللہ العزیز

التماس: مصنفون نگار حضرات حج نمبر کے لئے اپنی تحریرات انظمیں و مضامین جلد از جلد ارسال فرماویں۔ (تاجک مدبر)

مشرکین (جو ہمیشہ مسلمانوں کے درپے آزار پہنتے تھے) وہاں آنکھ جن میں ابوسفیان بن حرب اور اخنس بن شریح وغیرہ تھے، مسلمانوں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر برا فرختے ہو گئے۔ اور مغلوب الغنیم ہو کر ان کو سب و شتم اور طعن و تشنیع کرنے لگے، آخر ایسے مزاحم ہوئے کہ دست و گریبان ہونے کی نوبت پہنچ گئی، سعد بن زید نے اونٹ کے جڑے کی ہڈی اٹھا کر ایک مشرک کے ماری جس سے اس کے جسم سے خون نکل آیا، کہتے ہیں کہ ایک قول کی رو سے اسلام میں سب سے اول یہی خونریزی ہوئی ہے۔

رسول اللہ کا کوہ صفا پر اہلیان مکہ کو جمع کرنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب آیت وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ

آج کی ملاقات میں ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (فداء روحی) کی کتاب حیات کے اس باب کو حوالہ تلم کرتے ہیں، جس میں اس دورِ مہم نے اعلاء کلمۃ اللہ کی پاداش میں کفار و مشرکین کے مظالم کو کمال صبر و استقلال سے برداشت کیا۔ اور حرفِ ان زبان پر ڈالائے۔

علامہ دعوت اسلام کا حکم اور مظالم کی ابتداء جب رب العزت نے حضرت بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ جس امر کا آپ کو حکم دیا ہے آپ اسے علی الاعلان بیان کیا کریں اس سے تین سال پیشتر جب کہ آپ خلعت نبوت سے مفتخر و مسرور ہوئے آپ ان ہی لوگوں کو دعوت اسلام دیتے تھے جن پر آپ کو اعتبار ہوتا تھا اور اسی وجہ سے جب آپ کے اصحاب نماز کا ارادہ کرتے تو پہاڑوں کی گھاٹیوں اور غاروں میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کرم

اخلاقیات

جلد (۶)

۱۴ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ

مہینہ (۳۱)

کیا ہندو اہل کتاب ہیں اُن کی عورتوں

سے نکاح درست ہے؟

اس میں وفاق کی نزاع اور اس کا فیصلہ

زید پہلے ہندو مذہب کا پابند تھا، لیکن اب کچھ عرصہ سے
حلقہ بگوش اسلام ہو گیا ہے، جو نوجوان ہے اور نکاح کی ضرورت
رکھتا ہے مگر جو مسلمان غنی ہیں وہ اس کو رشتہ بوجہ غربت نہیں
دیتے اور جو مسلمان غریب ہیں ان کی لڑکیوں سے زید نکاح
نہیں کرنا چاہتا۔

زید جب ہندو مذہب میں تھا تو اس کا رشتہ ایک نوجوان
شریف خاندان کی لڑکی انٹرنس تک تعلیم یافتہ لڑکی کے ساتھ
ہوا ہوا تھا۔ ابھی شادی نہیں ہوئی تھی وہ اب زید کے ساتھ شادی
کرنے پر رضامند ہے مگر اسلام لانے سے اعراض کرتی ہے اور اسلام
پر اعتراض کرتی ہے۔ کیا ایسی صورت میں زید اپنی پہلی خسو بہ سے
جو ہندو مذہب میں ہے شادی کر سکتا ہے؟ اگر کر سکتا ہے تو کیا
شادی کی رسم اسلامی طریق سے ہونی چاہیے یعنی نکاح ہونا چاہیے
یا کہ ہندوانی رسم (پھیرے وغیرہ) سے؟

اب اس کے متعلق یہاں کے لوگوں کے دو قسم کے خیالات
مندرجہ ذیل ہیں۔ آپ مہربانی فرما کر اس کے متعلق بموجب حکم قرآن
و حدیث فیصلہ فرمادیں کہ کونسی قسم کے لوگ حق پر ہیں۔

(۱) وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ
اہل کتاب کی عورتیں مسلمانوں پر حلال ہیں جیسا کہ سورہ مائدہ
میں ہے وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الذِّنِّ اَوْ تَوَّابَاتٍ اَلَمْ تَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ
دوسری جگہ قرآن شریف میں ہے وَلِیْکُمْ قُوْہٖ عَادَ۔ ضروری بات
ہے کہ ہندوستان میں بھی کوئی نہ کوئی نبی علیہ السلام مبعوث
ہوا ہو اس لئے ہندو لوگ بھی اہل کتاب میں شامل ہیں اور ہندو
عورتیں مسلمان مردوں پر حلال ہیں۔

(۲) وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ قرآن شریف میں ہے وَلَا

تَنْکِحُوا الْمُشْرَکَاتِ حَتّٰی یُؤْمِنَ بِاللّٰهِ (الایمہ) کیونکہ اہل کتاب مشرک
ہیں یعنی بعض عیسائی لوگ حضرت عیسیٰؑ کو خدا اور ان کی
والدہ کو خدا اور خدا کو خدا مانتے ہیں، بعض حضرت عیسیٰؑ کو
خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔ اور یہودی لوگ حضرت عزیر علیہ السلام کو
خدا کا بیٹا مانتے ہیں اس لئے عیسائی اور یہودی مسلمان
مردوں پر حلال نہیں جب تک کہ وہ اسلام میں داخل نہ ہوں۔
اور ہندو لوگ اول تو مشرک ہیں، دوسرے نہ وہ اہل کتاب ہیں
داخل ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں ہے قُلْ یَا اَہْلَ الْکِتَابِ
لَسْتُ عَلٰی شَیْءٍ حَتّٰی یَقِیْمَ التَّوْرَۃَ وَالْاِنْجِیْلَ۔ یعنی اہل کتاب
سے مراد یہودی اور عیسائی ہیں اس لئے ہندو عورتیں بھی
مسلمان مردوں پر حلال نہیں ہو سکتیں، جب تک وہ اسلام
میں داخل نہ ہوں۔ بینوا تو جس دا

مردانہ غرض ہے کہ اس کا جواب جلد از جلد ارسال فرما کر
مشکور فرمادیں فقط

(المرسل محمد اکرم خاں ناظر اسٹنٹ سکریٹری انجمن اہل حدیث
توپ خانہ روڈ۔ پٹنالا)

جواب

دونوں کے خیالات صحیح نہیں۔ مہر اول اس لئے کہ اگر
دیکھ لیں تو وہ عہد کی بنا پر ہندوؤں کو اہل کتاب کہا جائے تو
مشرکین کہ بھی اہل کتاب ہیں داخل ہو سکتے ہیں، خاص کر جب
ان کا دعویٰ ملت ابراہیمی کا تھا اور ابراہیم علیہ السلام پر مکتوب
نازل ہوا ہے، قرآن مجید میں ہے صَٰحِفَۃٌ اٰتٰی اٰہِیْمَہٗ دَرْمٰوِی۔
پس وہ ہندوؤں کی نسبت اہل کتاب ہونے کے زیادہ اہل ہیں
حالانکہ وہ بالاتفاق اہل کتاب میں داخل نہیں، اسی بنا پر

جب آیہ کریمہ وَلَا تَنْکِحُوا الْمُشْرَکَاتِ اِلَّا ذٰلِکَ الَّذِیْ ذِکَّرَہٗ فَاُولٰٓئِکَ مَخْرُجٌ
میں نہ رکھو) نازل ہوئی تو حضرت عمرؓ نے دو عورتوں کو چھوڑ دیا
قریب بہت ابی امیہ اور ام کلثوم بنت عمرو بن حرد۔ اول الذکر
کو معاویہ بن ابوسفیان نے نکاح کر لیا۔ اور ثانی الذکر ابوجہم بن
حذیفہ نے اور یہ دونوں اس وقت مشرک تھے اور ظہیر بن عبید اللہ
نے بھی ایک عورت چھوڑ دی جس کا نام اروی بنت ربیعہ ہے۔
اس کو خالد بن سعید بن عاص نے نکاح کر لیا۔ ملا خطہ ابو بن کثیر
جلد ۹ صفحہ ۲۵۴ وغیرہ۔

اس سے صاف معلوم ہوا کہ دیکھ لیں تو وہ عہد کی بنا پر مہر
ایک کو اہل کتاب نہیں کہہ سکتے۔

نمبر ۲ اس لئے صحیح نہیں کہ یہود نصاریٰ بالاتفاق اہل
کتاب ہیں خواہ عیسیٰ علیہ السلام اور عزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا
کہیں یا نہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نصاریٰ بحران
آنے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خدا کے بیٹا ہونے پر بحث کی
چنانچہ تفسیر خازن وغیرہ میں سورہ آل عمران کے شروع میں
مذکور ہے۔ اور یہود مدینہ بھی عزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے مگر یہودی
اس کے ان دونوں کو اہل کتاب کے ساتھ خطاب کیا گیا ہے چنانچہ
آیہ کریمہ قُلْ یَا اَہْلَ الْکِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ (الایمہ) نصاریٰ بحران
اور یہود مدینہ ہی کے حق میں اتاری ہے ملا خطہ ہو تفسیر خازن وغیرہ۔
اور تہرقل روم کے بادشاہ کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ آیت لکھی تھی۔ حالانکہ وہ بھی عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت کا
قابل تھا۔ تفسیر ابن کثیر جلد ۹ صفحہ ۲ میں زیر آیہ کریمہ وَالنَّحْلُ ذٰتِ
الْاَکْمَامِ حضرت عمرؓ کا خط ہرقل کے نام نقل کیا ہے، جس میں
یہ الفاظ ہیں :-

رَاٰیَیَ اللّٰہَ وَلَا یَحْضُرُ عِیْسٰی اِنْفَاقًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ یعنی خدا
سے ڈر اور عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کے سوا معبود نہ پکڑے۔

غرض کسی وصف کا پایا جاتا ہے اور ہے اور اس کا بنظر لہذا ہم
کے ہو کر اس سے موسوم ہونا چاہتے اور ہے، اہل کتاب میں مشرک
کا وصف پایا جاتا ہے لیکن اس سے موسوم نہیں ہوتے۔

اور اگر بالفرض ہم مان لیں کہ اہل کتاب کو بھی قرآن مجید میں
مشرک کے نفا سے موسوم کیا گیا ہے تو اس صورت میں بھی اہل کتاب
عورتیں وَلَا تَنْکِحُوا الْمُشْرَکَاتِ کے تحت نہیں آ سکتیں کیونکہ دوسری
آیت (دال محصنات من المؤمنات والمحصنات من الذین
اوتوا الکتاب من قبلکم ان کا حکم آگیا ہے کہ وہ تمہارے لئے
حلال ہیں پس وہ وَلَا تَنْکِحُوا الْمُشْرَکَاتِ کے حکم سے خارج ہو گئیں،
اس کی مثال ایسی ہے جیسے قرآن مجید میں ہے وَالذِّن
یتوفون منکم ویدردن ازواجاً یتوبن بانفسہن اربعۃ اشہار
دعشوا یعنی جن عورتوں کے خاوند فوت ہو جاتے ہیں ان کی عدت
چار ماہ دس دن ہے۔

بظاہر یہ حکم عام ہے مگر جس دایاں اس میں داخل نہیں۔
کیونکہ ان کا حکم دوسری آیت (داوات الاحصال اہلین ان

بعض اہل ایمان میں مذکور ہے یعنی حمل و یوں کی عدت وضع حمل ہے۔ اور قرآن مجید میں ہے۔ کل نفس ذائقۃ الموت ہر نفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے اور خدا تعالیٰ اپنی ذات کو بھی نفس کہتا ہے چنانچہ ارشاد ہے و یحذر کہ اللہ نفسہ خدا تمہیں اپنے نفس سے ڈراتا ہے۔ تو آیت کل نفس ذائقۃ الموت سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ خدا بھی اس کے تحت ہے، حالانکہ خدا اس کے تحت نہیں کیونکہ دوسری آیت میں ہے کل شیء حالک الا وجہہ یعنی اسی طرح ولا تنکوا المشرکات کو سمجھ لینا چاہیے۔ کہ اہل کتاب عورتیں اس میں داخل نہیں کیونکہ ان کا حکم دوسری آیت میں مذکور ہے۔

نتیجہ اس ساری بحث کا یہ ہے کہ نہ ہنر اول کا قول صحیح ہے نہ ہنر کا بلکہ صحیح یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ اہل کتاب ہیں اور ان کی عورتیں حلال ہیں اور نہ ان کی عورتیں حلال ہیں۔ ہنر اس لئے صحیح نہیں کہ اس ہنر میں یہود و نصاریٰ کی عورتوں کی حلت کے لئے ان کے اسلام میں داخل ہونے کی شرط لگائی گئی ہے حالانکہ یہ قرآن مجید کے صریح خلاف ہے۔ قرآن مجید میں ہے:-

طعام الذین اتوا الکتاب حل لکم وطعامکم حل لہم والمحصنات من المؤمنات والمحصنات من الذین اتوا الکتاب من قبلکم (۲/۱۱۰)

یعنی اہل کتاب کا ذبیحہ تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا اہل کتاب کے لئے اور ایمان والیاں اسیل عورتیں بھی تمہارے لئے حلال ہیں اور اہل کتاب کی اسیل عورتیں بھی تمہارے لئے حلال ہیں۔

اس آیت میں ایمان والی عورتوں کی حلت الگ بیان کی ہے اور اہل کتاب عورتوں کی الگ۔ اگر اہل کتاب عورتوں کی بھی ایمان شرط ہو تو پھر وہ ایمان والی عورتوں میں آگئیں ان کے الگ بیان کرنے کے کیا معنی؟ پھر ذبیحہ بھی اہل کتاب کا اس آیت میں حلال کیا ہے تو کیا اس میں بھی ایمان شرط ہے؟ بالکل نہیں، بس اسی طرح اہل کتاب کی عورتوں کو سمجھ لینا چاہیے۔

یہی بات کہ یہود و نصاریٰ عیسیٰ علیہ السلام اور عزریل علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں (جیسے آیت کہ یہود قاتل ایسود عزریل ابن اللہ قاتل النصاری المسیح ابن اللہ میں ہے) تو وہ مشرک ہوئے اور مشرک عورت سے نکاح درست نہیں، چنانچہ ارشاد خداوندی ہے ولا تنکوا المشرکات حتیٰ یؤمنن تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان کے مشرک ہونے میں کچھ شبہ نہیں۔ مگر قرآنی اصطلاح میں عموماً ان کو مشرک کے لفظ سے نہیں پکارا جاتا۔ اور مشرک کے لفظ سے ان کے غیر مراد ہوتے ہیں۔ سورہ بقرہ میں ہے۔ ولا تعبدوا غیرہ احص الناس علی حبوة دین الذین اشکو (الایم) دوسری جگہ ہے۔ مایود الذین کفروا من اہل الکتاب ولا المشرکین (الایم)

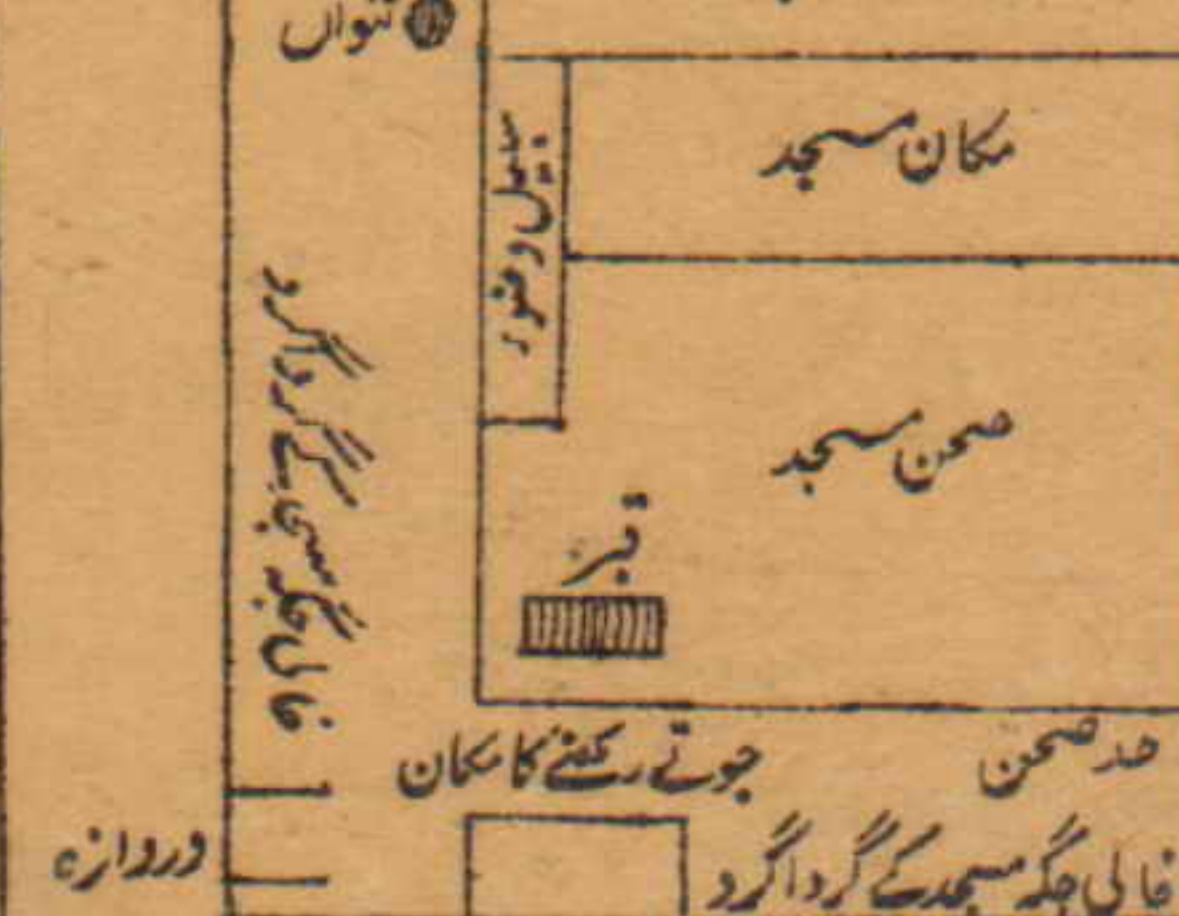
سورہ آل عمران میں ہے۔ ولتسمعن من الذین اتوا الکتاب من قبلکم ومن الذین اشکووا۔ سورہ مائدہ میں ہے۔ لتجد اشد الناس عداوة للذین امنوا الیہود والذین اشکووا ولتجدن اقربہم مودة للذین امنوا الذین قالوا انما نصاریٰ سورہ لم یکن میں ہے۔ براۃ من اللہ ورسولہ الی الذین عاہدتم من المشرکین فیسووا فی الارض اربعۃ اشھس۔ اس قسم کی بہت آیات ہیں، جن میں اہل کتاب کو مشرک کے لفظ میں داخل نہیں کیا جاتا گویا عام اصطلاح قرآن کی یہی ہے کہ مشرک کے لفظ سے غیر مراد ہوتے ہیں۔

مندرجہ ذیل نقشہ جس مسجد کا دکھایا گیا ہے اس میں نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

مسجد پہلے سے موجود تھی، قصار اہل سے امام مسجد مولوی عبد اللہ صاحب کا انتقال ہو گیا تو بعض لوگوں نے اسے مسجد میں دفن کرنے پر زور دیا مگر ہنر دار اور بعض دوسرے لوگ اس کے خلاف تھے مگر زبردستی قبر بنا دی گئی، بہت مدت کے بعد بارش کی وجہ سے قبر زمین میں دھس گئی تو پھر اس قبر کو اکھاڑ کر از سر نو بیت کے کونٹنگ کو غسل وغیرہ دے کر دوبارہ قبر کی اور کچی اینٹ ملا کر ابتدا بدلائل اس میں نماز پڑھنے کا حکم تحریر فرما دیجئے۔

(السائل نور اتہی مسافر جہاز علوی مقام ہی ماہاں ڈاکخانہ چو چک تحصیل اوکاڑہ منٹگری)

نقشہ مسجد



الجواب

حدیث میں ہے۔ صلواتی بونکھرو لا تجعلوا احبا قبوراً یعنی اپنے گھروں میں نماز پڑھو۔ اور ان کو قبریں نہ بنانا۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر گھروں میں نماز پڑھو گے تو وہ قبروں کے

بس اسی طرح آیہ کریمہ ولا تنکوا المشرکات میں سمجھ لینا چاہیے۔ خدا صمدیہ کہ کسی کے اندر کوئی وصف پائی جائے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس وصف سے وہ پکارا جائے۔ دیکھئے شہر گندہ وہی ہے یعنی اس کے مذ سے سخت بُرائی ہے مگر عموماً اس کو ایسے الفاظ سے ذکر کرتے ہیں جن سے اس کی شجاعت و بہادری پٹکے، گندہی سے اس کا ذکر نہیں کیا جاتا کیونکہ شجاعت دلی وصف اس کی غالب آگئی ہے۔ لیکن اسی طرح اہل کتاب کے حق میں اہل کتاب یا یہود و نصاریٰ ہونے کی وصف غالب آگئی ہے اور ان کے غیر کے حق میں مشرک ہونے کی اس لئے ہر ایک اپنی غالب وصف سے پکارا جاتا ہے الا ماشاء اللہ (مدیر)

الاستفتاء مسجد میں قبر کا کیا حکم ہے؟

حکم میں ہو جائیں گے۔ کیونکہ قبروں میں نماز نہیں پڑھی جاتی۔ اس سے معلوم ہوا کہ قبریں اور مسجدیں آپس میں ضمیم ہیں، جمع نہیں ہو سکتیں، پس قبروں کو مسجدیں نہیں بنانا چاہیے اور مسجدوں کو قبریں نہیں بنانا چاہیے، اسی بنا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعن اللہ الیہود والنصارى اتخذوا قبوراً بنیادھم مساجد۔ خدا یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔

خدا کی شان جن کے مذہب میں اس مسئلہ میں زیادہ احتیاط تھی وہی اب بے احتیاطی کرتے ہیں، خفیہ کے نزدیک بیت کا جنازہ مسجد میں جائز نہیں، کیونکہ بیت کا مسجد میں داخل کرنا جائز نہیں اب بیت کا داخل کرنا تو کجا بیت کو دفن کرنے لگ گئے ہیں۔ گویا ہمیشہ کے لئے مسجد کو بیت کا گھر بنا دیا ہے۔ انا للہ

پھر اس بات کا خیال نہیں کرتے کہ اگر کسی وقت مسجد کو فرائض کرنا پڑا تو قبر درمیان میں آئے گی اور نماز کی کتنی دقت ہوگی، نیز حدیث میں ہے لا تصلوا الیہا قبروں کی طرف نماز نہ پڑھو۔ جب قبر درمیان میں آتی تو لایحالیہ پچھلی صفوں کا منہ اس طرف ہوگا۔ تو اس حدیث کا خلاف لازم آیا۔ اس کے علاوہ قبر بیت کا گھر ہے اور اس کے لئے وہ جگہ معین کر دی گئی ہے اور حدیث میں ہے لا یوطن احدکم فی المسجد کیا یوطن البعیر فی الوطن (او کا قال) یعنی مسجد میں تم سے کوئی ایک جگہ مقرر نہ کرے جیسے اونٹ اپنے واٹرے میں مقرر کر لیتا ہے۔ جہاں قبر بنی ہے، اگر اس کی وصیت بیت کے لئے ہے تو اس نے اس حدیث کا خلاف کیا اور نہ دفن کرنے والوں کے ذمہ گناہ ہے، زندہ اگر مسجد میں جگہ مقرر نہ کرے گا تو نماز کے لئے کریگا۔ جو مسجد بنانے کی اصل غرض ہے اور دفن کے لئے کوئی جگہ معین کر دینا تو گویا اس کو اس کی اصل غرض

علیحدہ کر دینا ہے اور پھر ہمیشہ کے لئے ایسا کرنا کتنا بڑا جرم ہوگا اس لئے فوراً اس قبر کو اکھاڑ دینا چاہیئے اور اس کی پڑیاں کسی دوسری جگہ دفن کر دینی چاہئیں۔ من ماری منکھ منکھ فیلنہوہ (نقل مطابق اصل ابو محمد لاہوری)

بیلہ ۸۔ (الحديث) یعنی بڑی بات کو فوراً بدنام چاہیئے۔ (عبد اللہ امرتسری مدبر تنظیم المحدث روپڑ ضلع انبالہ مورخہ ۲۴ صفر ۱۳۳۷ مطابق ۱۷ مئی ۱۹۱۸ بروز جمعرات)

اٹھارہ سال کا ہو گیا ہے، اب وہ لڑکی جو پہلے نکاح میں آچکی تھی اس نکاح سے بالکل انکاری ہے اور بار بار کہتی ہے کہ مجھ کو وہ نکاح بالکل منظور نہیں اور نہ ہی وہ خاوند مجھ کو قبول ہے۔ میں نے کئی بار سنا ہے کہ وہ کہتا ہے، اپنے سینکے گھر بیٹھی رہے گی نہ شادی کرتا ہوں اور نہ طلاق دیتا ہوں۔ اس لئے میں بھی اختیار دالی ہوں، اب میں بالآخر ہوں مجھ کو اختیار ہے اور میں اور جگہ اپنا نکاح کر سکتی ہوں۔ اس کشمکش میں اس کا باپ بھی لڑکی کے ہمراہ ہو گیا ہے۔ اور لڑکی نے اپنا نکاح اور جگہ کر لیا ہے اور کنبہ بھی ہمراہ ہو گیا ہے اور لڑکی کا میل یعنی رسم شادی ادا کر کے لڑکی کو سسرال روانہ کر دی ہے۔ آیا یہ نکاح ثانی لڑکی کا شرعاً درست ہے یا نہیں؟

جواب

اگر واقعی لڑکا نابالغ تھا، خواہ سات سالہ ہو یا کچھ زیادہ تو اس کا ایجاب قبول معتبر نہیں کیونکہ قرآن مجید میں ہے۔ وابتلوا البتانی حتی اذا بلغوا النکاح یعنی یتیموں کو آرتا تو یہاں تک کہ نکاح کو پہنچ جائیں۔ یعنی بالغ ہو جائیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ نابالغ، ایجاب قبول نکاح کی اہلیت نہیں رکھتا، ہاں دلی اس کی طرف سے اہلیت رکھتا ہے مگر صورت سوال میں دلی نے بھی ایجاب قبول نہیں کیا، پس صورت سوال میں بلا تردید نکاح ثانی صحیح ہے۔

(عبد اللہ امرتسری از روپڑ ضلع انبالہ مورخہ ۲۰ ربیع الاول ۱۳۳۷ھ)

نکاح پر نکاح اور اس کی سن

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ: ایک شخص نے اپنی لڑکی کا نکاح زید سے کر دیا۔ اس کو آٹھ سال ہو گئے ہیں۔ آٹھ سال کے بعد مکلاہ دیا، ہندہ کو چندہ بوم کے بعد اس کا والد شوہر کی غیر حاضری میں واپس اپنے گھر لے گیا۔ غرض دو ماہ کے بعد دوسری جگہ شادی کر دی۔ ایسے شخص کے بارہ میں شریعت کا کیا فیصلہ ہے؟ برائے ہر بانی قرآن و حدیث سے فیصلہ دیں۔ اور جس شخص نے ہندہ کے ساتھ نکاح کیا ہے اس کے بارہ میں کیا اور حاضرین مجلس جو کہ نکاح کے وقت موجود تھے کیا فیصلہ ہے؟ فقط۔

جواب

قرآن مجید میں ہے والحصنات من النساء الاما ملکک ایمانکھ یعنی نکاح والیاں تم پر حرام ہیں۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ جس عورت سے نکاح حرام ہو وہ نکاح سے حلال نہیں ہو سکتی، پس دوسرے شخص کا اس عورت کو بطور زوجہ گھر میں رکھنا زنا کاری ہے جس کی سزا کٹوا رہے کے لئے سنو دے اور شادی شدہ کے لئے جہم ہے مگر چونکہ یہاں حکومت اسلامی نہیں اس لئے کسی اور طرح سے تنبیہ ہونی چاہیئے

عورت سے ہے بالاتفاق نصاب شہادت میں تعدد بشرط ہے اور صورت سوال میں تعدد نہیں اس لئے فاعل پر کوئی حد جاری نہیں ہو سکتی، ہاں شاہد کو کچھ تنبیہ ہونی چاہیئے کیونکہ جس فعل کی یہ شہادت دے رہا ہے وہ زنا کی قسم سے ہے اور زنا میں ایک یا دو یا تین شہادت دیں اور چوتھی شہادت ہتیا نہ ہو تو شاہدوں پر انہی استی ذرے حد آتی ہے چنانچہ قرآن مجید میں صراحت آتی ہے تو اس شاہد پر بھی کچھ نذر چاہیئے پوری استی حد اس لئے نہیں کر یہ زنا غیر جنس سے حقیقت زنا نہیں! (عبد اللہ امرتسری از روپڑ ضلع انبالہ مورخہ ۱۷ جولائی ۱۳۳۷ھ)

لاہوری پارٹی کے مزرائیوں کا کیا حکم ہے؟

جواب

مزرائیوں کے کفر میں کوئی شبہ نہیں کیونکہ ان کا پیشوا اکافر ہے، چنانچہ اس کے کفریات کئی دفعہ شائع ہو چکے ہیں، انبیاء کی توہین، نبوت کا دعویٰ، عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے انکار وغیرہ۔

پس ان سے کفر کا سا برتاؤ چاہیئے، اور جو ان کا تعلق نہ چھوڑے، اس کے ساتھ بھی قطع تعلق چاہیئے، کیونکہ قرآن میں ان سے دوستی رکھنا منع فرمایا ہے! (عبد اللہ امرتسری از روپڑ مورخہ ۱۰ جون ۱۳۳۷ھ)

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہم سے ایک آدمی جو کہ ہمارا بھتیجا ہے وہ لاہوری پارٹی کے مزرائیوں سے ہو گیا ہے اور مرزا صاحب کو مجدد مانتا ہے اور اپنی تنخواہ سے بے حصہ بھی ان کو دیتا ہے۔

کیا ایسے شخص سے ہمارے لئے برتاؤ یا تعلق وغیرہ رکھنا شرعاً جائز ہے؟ یا نہیں اور ایسے شخص کے لئے شرع شریف کا کیا حکم ہے؟ بینوا اتوجروا (مسائل امام الدین انجمی مولانا بخش، ساکنان جوہلی مورخہ ۱۰ جولائی ۱۳۳۷ھ)

کیا نکاح میں سیاسی لڑکے کا ایجاب قبول یا نہ کی ہوگی صحیح ہے؟

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک لڑکی عمر تینٹھ دو سالہ کا نکاح باپ نے ایک لڑکے سے جس کی عمر سات سال کی ہوگی کر دیا۔ لڑکے کا باپ جنس نکاح میں موجود تھا مگر اس نے ولایت نکاح کا ایجاب قبول نہیں کیا بلکہ

لڑکے نے خود اپنی زبانی قبول کیا، اب مجلس برخواست ہو گئی لڑکے کو اس نے گراہی بستی میں چلے گئے اور لڑکی اپنے ماں باپ کے گھر پر بدستور اپنی بستی میں رہی اور شادی وغیرہ اور دین دین کچھ نہیں ہوا کچھ مدت کے بعد اس لڑکے کی شادی اور جگہ ہوئی دوسری بوی اب اس کے گھر آیا ہے اس پہلے نکاح کو غرض

نظارہ و بصائر

(از ابوسلیم نذیر احمد عارف صدیقی امرتسری)

قرآن مجید ہے جو رائج الوقت ہے، اس کے علاوہ نہ کوئی قرآن ہے اور نہ ہو سکتا ہے، جو اس موجودہ قرآن کو غلط کہتا ہے وہ دائرۃ اسلام سے خارج ہے بلکہ خواجہ حسن نظامی نے یہ دعویٰ کیا بھی جلب در پیکلے رجا باہت ہے

روٹی تو کھا کھائے کسی طور چوند

خواجہ صاحب کے اس "مہدی قرآن" کی بھی وہی حقیقت ہے جو اس دانت، بال، بارجات وغیرہ کی ہے، جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے منسوب کیا جاتا ہے چنانچہ لاہور کی شاہی مسجد اور دہلی وغیرہ شہروں میں انہی اشیاء کے ذریعے لاکھوں روپے مسلمانوں سے وصول کئے جا رہے ہیں۔ حالانکہ یہ چیزیں بالکل جعلی اور وضعی ہیں۔ ان کی کوئی اصلیت نہیں، یہی حال خواجہ صاحب کے اس مہدی قرآن کا ہے۔ سادہ لوح شیعوں اور شیعوں کی جیبوں پر ڈاک ڈالنے اور ان کو اپنے دام تزدیر میں پھانسنے کا ایک آلہ ہے اور بس۔ مسلمان اس سے محتاط رہیں۔ اور علماء کرام متفقہ طور پر اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں اللہ تعالیٰ خواجہ حسن نظامی کو ہدایت دے کہ وہ اس فتنہ کو جو انہوں نے پیدا کیا ہے خود ہی نیست و نابود کریں۔

امر تسریں دربار غوثیہ

گذشتہ اشاعت میں وعدہ کیا تھا کہ امر تسریں اپنی وقت کی طرف سے دروازہ گلی منڈی کے باہر قبرستان میں جو ایک مقبرہ بنایا گیا ہے جس کو دربار غوثیہ سے نامزد کیا ہے اور جس میں علی الاعلان شریک اور کفریہ حرکات و سکنات اور اقوال و افعال کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔ اس کے متعلق آئندہ مفصل حالات ہدیہ ناظرین آئیں گے علماء احناف کو اس کے انسداد پر توجہ کر دینا چاہیے۔ مگر خرابی صحت کے باعث پورے حالات فراہم نہیں کر سکا۔ ہمیش اور بخار نے ہفتہ عشرہ تک چلنے پھرنے سے باز رکھا، اب بفضلہ کچھ آفاقہ ہے، ناظرین کرام دعا فرمائیں کہ رب العزت صحت عاجلہ و کاملہ عطا فرما دے آمین

سلسلہ تنبیہ :- یار ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو کفران کے متعلق جو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں سمجھ کر کہے تھے ان کو چڑھے کے ٹکڑوں پر کھانا قید کتابت میں محفوظ کرنے کا خیال پیدا ہوا، لیکن اس سبکدھار الاداء کی تکمیل کا سہرا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے سرزد ہوا اور ایلا لباد ملک کے لئے ایک مستند و صحیح نسخہ مرتب کیا گیا، اس کے اہتمام و انتظام اور مشاورت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی شریک تھے، چنانچہ اسی وقت دربار خلافت کی طرف سے حکم نافذ کیا گیا کہ اس کے علاوہ جتنے نسخے قرآنی موجود ہیں

خواجہ حسن نظامی کا جدید قرآن

"سنائی" دہلی کی کسی گزشتہ

اشاعت میں خواجہ حسن نظامی دہلی سجادہ نشین درگاہ نظام الدین اور پارانے ایک خبر شائع کی ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ آپ نے ایک قرآن مجید دہلی میں اپنے ایک دوست کے کتب خانہ میں دیکھا ہے، جس کے متعلق آپ کا خیال ہے کہ وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی تعلیم کا کھانا ہے اور آپ کی رائے یہ ہے کہ موجودہ قرآن جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مرتب کیا ہے وہ صحیح اور اعلیٰ ہے۔ گویا موجودہ قرآن جو تیرہ سو سال سے چلا آ رہا ہے اور جس کی تحت پر تمام سلف صالحین، علماء و متقیین و مؤرخین کا اتفاق ہے، نو ذی اللہ خواجہ حسن نظامی کے نزدیک صحیح نہیں، تیرہ سو سال سے بیکراں آج تک تمام امت غلط قرآن ہی تلاوت کرتی رہی ہے کسی کو صحیح قرآن کی جستجو توفیق نہ ہوئی۔

آج یہ سعادت حسن نظامی کے حصہ میں آئی اور آپ نے صحیح قرآن نکال مارا۔ قادیان میں "سیح کا زول" "مہدی" کا ظہور اور "نبوت" کا احیا ہوا، دہلی میں خواجہ حسن نظامی نے جیسے بھٹائے نیا قرآن نکال لیا، چلو چھی ہوئی۔ خلیفہ قادیانی، مولوی محمد علی امیر مزرائیان لاہور کو چلیے کہ خواجہ صاحب کی کورنش بجا لائیں، انہوں نے وہ کام کیا جو مرزا صاحب تمام عمر نہ کر سکے، اہل تشیع بھی ہدیہ شکر ادا کریں جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مرتبہ قرآن کو آج تک صحیح سمجھ کر پڑھ رہے تھے، اب خواجہ صاحب نے ان کے غلط رخا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قرآن پیش کر دیا۔ آریوں اور عیسائیوں کو بھی چلیے کہ خواجہ صاحب کی خوب پیٹھ ٹھوکیں، جنہوں نے ان کے لئے ایک بات پیدا کر دی کہ وہ جب چاہیں مسلمانوں کو لاجواب کر دیں، حکومت وقت کو بھی چاہیے کہ خواجہ صاحب کو ایک خط رقم، یا عطیہ یا جاگیر بطور انعام مرحمت فرمائے کیونکہ انہوں نے موجودہ قرآن کو بھی انجیل و تورات کی طرح خوف شدہ قرار دیکر مسلمانوں کے دلوں سے اس کی صحت و عظمت کے احساس کو نکالنے کی پوری کوشش کی ہے۔ البتہ فرقہ اہل قرآن یا چکر دار موجودہ قرآن کے حفاظ اور مفسرین علماء کے لئے سخت وقت کا سامنا ہو گیا ہے، جنہوں نے تمام عمریں اسی قرآن کے مطابق دینی کی ترویج و تشریح اور حفظ وغیرہ میں مشغول کی اور اس کے علاوہ اس خبر تیرہ سو سال سے بیکراں آج تک تمام تعلیمات قرآنی اور تفاسیر و دیگر کتب اسلامی کے ذخائر پر پانی پھرنے میں کوئی دقیقہ و گدازت نہیں کیا، ہم خواجہ حسن نظامی کی اس قابل نفرت حرکت کی پرتوہ نہمت کرتے ہوئے اہل اسلام اور مہتر معین اسلام کو بالفاظ غیر مبہم متنبہ کر دینا چاہتے ہیں کہ یہی

تاکہ آئندہ کوئی ایسی جرأت نہ کرے، خواہ تعزیر بھاری کی جلتے یا جریانہ کیا جائے یا کوئی اور مناسب سزا دی جائے کیونکہ حدیث میں ہے کہ جب کسی قوم میں گناہ ہوتا ہو اور وہ روکنے پر قادر ہو پھر نہ روکے تو سب مجرم اور مستحق عذاب ہوں گے، پس نجات کو چاہیے کہ کوئی معقول منراختیار کرے، جس سے پوری عبرت حاصل ہو جائے اور چونکہ لڑکی اور اس کا والد اور حاضرین مجلس بھی اس جرم میں شریک ہیں، اس لئے ان کی بھی کوئی ایسی ہی معقول سزا تجویز ہونی چاہیے۔ خواہ تعزیر ہو یا تادان ہو یا برادری سے اخراج اور قطع تعلق ہو۔

(عبداللہ امرتسری از روپڑ ضلع انبالہ مورخہ ۲۹ ربیع الاول ۱۳۹۵ھ مطابق ۱۰ جون ۱۹۷۳ء)

کیا بیس لاکھ روپے بیکری کیلئے فی سیکہ آٹھ روپے کی زمین فی سیکہ چار روپے پر لینی درست ہے؟

مکرمی حافظ صاحب سلمہ اللہ۔ انسلاہر علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: دجلہ ماہوا المار۔ بندہ کے گاؤں میں مسند ذیل پر بحث و اختلاف شروع ہے، چند اشخاص جانتے گتے ہیں اور چند نا جانتر، اس لئے آپ براہ کرم مدلل جواب دیں تاکہ اختلاف رفع ہو جائے اور ہمیں شکر کا موقع ملے۔

تیز زمین ہے کہ جس پر چرمیں اس سوال کا جواب نکالاجائے وہ پرچہ براہ شہادت بطور نمونہ جس طریق پر آپ مناسب سمجھیں ذیل کے پتہ پر ارسال فرمادیں، شفقت و کرم ہوگا۔
(السائل العبد انکذ یا لوی غفرلہ)

سوال

زمین کی زمین ایک سیکہ ہے بکرنے سے پہلے اسی لئے روپے پینے اور چنے اور بیٹن سال کی میٹھا و مقرر کر لی کہ میں میٹھا و گندنے کے بعد خود بخود چھوڑ دوں گا، کیا یہ شرط جائز ہے؟ نیز گاؤں میں نرخ (اگر معاملہ پر لی جائے) آٹھ روپے فی سیکہ ہے لیکن بکر عایتا دیتا ہے کیونکہ وہ قبل ہی تمام روپیہ ادا کر دیتا ہے کیا یہ (بیٹن سال کی میٹھا مقرر کرنی اور روپیہ پیشگی ادا کرنا اور زمین بکاتے آٹھ روپیہ فی سیکہ کے چار روپے میں رعایت لینا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا تو جہودا
(المرسل عبد اللہ بنعام کنگا کیرالہ ڈاک خانہ خاص ضلع امرتسر)

جواب

عدم جوانی وجہ صرف سود کا شہ ہے مگر بہت بہت لمبی ہے مگر بیس سال تک ۳ روپے فی سیکہ بھی نہ رہے بلکہ دو روپے یا تین روپے فی سیکہ ہو جائے اس لئے سب سے خیال میں جواز کو ترجیح ہے ہاں اگر میٹھا مقرر ہوئی ہو جس میں زمین کے نرخ میں کمی بیشی کا خطرہ نہ ہو تا تو پھر سود کا مشابہ قوی تھا، موجودہ صورت میں حرج معلوم نہیں ہوتا،
(عبداللہ امرتسری از روپڑ مورخہ ۲۹ ربیع الاول ۱۳۹۵ھ)

م سب تلف کئے جائیں چنانچہ اس فرمان واجب الاذعان سے حضرت علی نے بھی اتفاق کیا۔ اور اس وقت سے بیکراں آج تک ہی قرآن چلا آ رہا ہے جس میں سر مو فرق نہیں ہوا۔ بلکہ فرقہ شیعہ کے اقرار بھی اسی قرآن کو صحیح سمجھتے ہیں۔ خواجہ حسن نظامی کا سن گھڑت، جعلی و وضعی قرآن غلط اور بے بنیاد ہے۔ ۱۳۷۳ھ

اولاد کی صحیح تربیت سے مسلمانوں کی بے اعتنائی

نیک اولاد ہی دنیا و عقبی میں ماں باپ کی عزت و ناموس کی محافظ ہو سکتی ہے

گزشتہ سے پیوستہ

(جناب شیخ پروفا سید عبد الحنان صاحب امرتسری)

ہونے لگتی۔ الغرض مسلمان مزدور اور غریب گھروں کی عورتوں کی اصلاح کی سخت ضرورت ہے تبلیغی اور اصلاحی اداروں کو اس طرف ضرور اور جلد توجہ دینی چاہئے۔ خصوصاً اس حالت میں جبکہ مسلم آبادی کا زیادہ حصہ بھی مزدور ہوں۔ کتنی زیادہ توجہ کے مستحق ہیں۔ اس فرض کے لئے سر دہمبلتوں کی نسبت عورت دہمبلتوں کی اشد ضرورت ہے۔

ملازم

ملازم کے گھر کے حالات مزدور کے گھر سے بہت کچھ ملتے جلتے ہیں ملازم مرد، مزدور کی طرح دن کا زیادہ حصہ گھر سے باہر گزارتا ہے۔ تقریباً وقت پر باہر جاتا ہے اور مقررہ وقت پر گھر واپس آتا ہے۔ اس تمام وقت میں گھر کے سیاہ سفید کی مالک عورت ہی ہوتی ہے خواہ وہ ہر وقت گھر کی بہبودی، بچوں کی پرورش وغیرہ میں گزار دے یا اپنے محل کی عورتوں میں منسلک کھیل کر یا عزیزوں اور واقف کاروں کے گھروں میں پھر پھر گزرا دے۔ یہ اس عورت کا اختیار ہے۔ دینی علم سے بے بہرہ اور ناقص تربیت یافتہ عورت سے یہ توقع ہی نہیں ہو سکتی کہ وہ آدمی کی غیر موجودگی میں ہر طرح سے درست رہے گی اگر اس ملازم مرد کے عزیز و اقربا گھر میں یا گھر کے قریب نہیں رہتے۔ تو پھر عورت کے لئے مکمل آزادی اور بے فکری سمجھئے۔ ان حالات میں عورت پر محل کی آزاد عورتوں کا اثر بہت جلد ہو جاتا ہے۔ یہ آزاد عورتیں نووارد عورت کے گھر کو گھر سے خالی پا کر بے دھڑک آنا جانا شروع کر دیتی ہیں۔ اور دنوں ہی میں ملازم کی بیوی اور اس کے گھر کا نقشہ بدل کر رکھ دیتی ہیں۔

صاف ظاہر ہے کہ اگر ملازم مرد اپنے گھر کو صحیح معنوں میں آباد رکھنا چاہتا ہے۔ تو اس کے لئے صحیح تربیت یافتہ نیک عادت اور اخلاق حسنہ کی مالک، دین اسلام سے واقف عورت ہی کام دے سکتی ہے۔ اور یہی عورت اولاد کے فرمان بردار، شریف اور دیندار ہونے کا باعث ہو سکتی ہے۔

ناچار

ان تاجروں کو بیویوں کے بارے میں نہایت محتاط رہنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کہ جو اپنے تجارتی سلسلے میں شہر شہر دورہ لگاتے ہیں۔ کئی کئی دن تک گھر سے باہر رہنے سے عورت کے حالات

سے دن گزار رہتا ہے۔ اور یہ اپنا زیادہ وقت کیسی صحبت میں گزارتا ہے۔ جتنی کہ وہ ہمسایگان تک سے ناواقف ہوتا ہے۔ کہ وہ کس اخلاق و اطوار کے مالک ہیں۔ میری بیوی کو شریف عورتوں کی صحبت میسر ہے یا کہ آوارہ اور بد اخلاق عورتوں کی۔ اس کی نظروں سے گھر کے تمام حالات تاریکی میں ہوتے ہیں۔ شریف اور نیک عورت ہی مزدور کی عزت کی پاسبان اولاد کی صحیح نگرانی ہو سکتی ہے۔ مزدور آبادی کے حالات کا بنیاد مطالعہ سے یہی پتہ چلے گا کہ ان کی عورتوں اور بچوں کا اکثر حصہ آوارہ بد اخلاق اور بے دین ہوتا ہے۔ اگر کوئی عورت شریف خاندان سے تعلق رکھتی ہو۔ اس کے والدین نے بخوبی صحیح تربیت کی ہو۔ اسلامی امور سے واقف کار بنایا ہو۔ شرم و حیا اور علم کے زیور سے آراستہ کیا ہو۔ تو ممکن ہے کہ اس کی اولاد راہ راست پر ہو۔ علم سے بہرور ہو۔ ورنہ ناممکن ہے۔ کیونکہ مزدور کی اولاد کی تربیت اور اسے تعلیم دلانا تمام تر اس کی عورت کا ہی حصہ ہے۔

اب خود ہی اندازہ لگائیے کہ مزدور کی کس قدر قابل رحم زندگی ہے۔ اس کی زندگی کے آثار چڑھاؤ میں کس قدر عورت کا حصہ ہے۔ اس کے لئے کتنی شریف و دیندار اور قانع عورت کی ضرورت ہے۔ اپنے نیک مقاصد کو بغیر نیک عورت کے کیسے پور کرنے پر قادر ہو سکتا ہے۔

نیک بیوی اور نیک عورت کی تلاش پھر مزدور طبقہ سے۔ موجودہ وقت میں ناممکن اور قطعی ناممکن ہے۔ پھر گھر پر زندگی کو بہتر اولاد کو نیک اور شریف بنانے کی خاطر کہاں سے نیک عورت دیندار بیوی حاصل کرے۔ اس کے لئے کس قدر مشکلات کا سامنا ہے۔ اتنا ہی بے بسی اور بے کسی اسے کسی جگہ کانہیں چھوڑتی چار ناچار اسے یکجہ پر بس رکھ کر ان گھروں پر ہی باندھ کر وہ سب کچھ ہونے دیتا ہے۔ جو بیوی کے نااہل ہونے کی وجہ سے ظاہر میں آتا ہے۔ افسوس اگر مزدور کی عورت کی مجلسی زندگی اچھی ہوتی نیک ہمسایہ کی عورت سے واسطہ پڑتا۔ تو وہ بقایا اپنی حالت بہتر بنانے کی کوشش کرتی۔ اس کی اولاد اچھے بچوں میں اپنا وقت گذارتی۔ ایک دن وہ مزدور کی اولاد بھی انہوں میں شمار

قاریں کرام بخوبی آگاہ ہو گئے ہوں گے۔ کہ اولاد کے نافرمان و بے دین اور آوارہ ہونے کا باعث زیادہ تر عورتیں ہی ہیں۔ اولاد کی اصلاح اور صحیح تربیت اس وقت تک ناممکن ہے۔ جب تک میاں بیو کے تعلقات اور بیوی کے اخلاقی حالات درست نہ ہوں گے۔ انہی حالات سے متاثر ہو کر میں نے عورت کی حقیقت واضح کرنے میں مضنون کو حیل کرنے کی کوشش کی ہے۔ میری یہ دلی آرزو ہے۔ کہ آپ موجودہ زندگی کے پر آشوب حالات سے واقف و آگاہ ہو کر اپنے گھر کی اصلاح اور نگرانی میں پورے کامیاب ہو سکیں۔ اسی سلسلہ میں اب میں یہاں یہ بتاؤں گا۔ کہ موجودہ وقت میں مردوں کے کاروبار کا اثر عورتوں پر کیا کچھ پڑتا ہے۔ اور انہیں صحیح طور پر کیونکر رکھا جاسکتا ہے۔ معاشرتی لحاظ سے دنیا میں زیادہ تر تین ہی قسم کے آدمی پائے جاتے ہیں۔ مزدور ملازم اور تاجر۔ سوا انہی کے حالات تحریر کرتا ہوں۔

مزدور

جن شہروں میں کارخانے بکثرت اور مختلف تجارتیں فروغ پزیر ہیں۔ وہاں آبادی کا ایک حصہ مزدور بھی ہوتے ہیں۔ ان کے معاشرتی حالات دوسروں کی نسبت بہت اتر سے ہو رہے ہیں۔ مزدور کی حیضت اور مشقت میں گزارتا ہے۔ تب کہیں جا کر روتی تیسر ہوتی ہے۔ اسے تن بدن کی کوئی ہوش نہیں ہوتی۔ غور فرمائیے جب مزدور اپنی ذات کی خبر گیری نہیں کر سکتا۔ تو وہ گھر کے حالات کی نگرانی کیسے کر سکیگا۔ صبح سے شام تک روتی کی تلاش میں وقت گزر جاتا ہے۔ تھک کر چور ہو جاتا ہے۔ تو گھر آتا ہے۔ کھانا ابھی تمام کھا ہی نہیں چکنا۔ کہ اسے بہن کی تکان آنا لینے پر مجبور کرتی ہے۔ ذرا لیٹنے پاتا ہی ہے کہ نیند غلبہ پالیتی ہے۔ اور اسے صبح سے پہلے ہوش آنے نہیں دیتی۔ مزدور کی زور مروتی یہ حالت اسے گھر کے حالات سے بالکل ناواقف رکھتی ہے۔ وہ یہ جانتا ہی نہیں۔ کہ میری بیوی میری غیر موجودگی میں گھر پر میری بیوی کی حیضت سے رہتی ہے یا آزادانہ زندگی بسر کرتی ہے۔ شرم و حیا کے باب میں بلبوس رہتی ہے یا میرے گھر سے نکلے ہی شرم دیا ایسی تمام چیزوں کو بالائے طاق رکھ دیتی ہے۔ وہ اس سے یکسر ناواقف ہوتا ہے۔ کہ اولاد کی پرورش کیسی ہو رہی ہے۔ رزق کا کولہاں پر پڑھنے جاتا ہے یا آدمی گھر

بدل جانے ممکن ہوتے ہیں۔ اگر سال میں کچھ دن کے لئے باہر جانا پڑ جائے۔ تو اس کا کوئی اندیشہ نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ چند دن مرد کی عدم موجودگی بیوی کے دل میں ایک تڑپ اور محبت پیدا کرنے کا موجب ہو جایا کرتی ہے۔ مذکورہ بالا ہر دو اشخاص مرد و اور ملازم کی نسبت تاجر کو گھر میں زیادہ رہنے کا موقع ملتا رہتا ہے۔ وہ گھر کے حالات سے بخوبی واقف ہوتا ہے۔ اسے تحقیق حال کے لئے سہولتیں میسر ہوتی ہیں۔ اور یہ تاجر اپنی بیوی اور اولاد کی اصلاح میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ اگر تاجر مرد غیر صحیح تربیت یافتہ عورت کو راہ راست پر لانے میں کامیاب نہ ہو۔ تاہم اسے زیادہ اہمیت میں پہنچنے نہیں دے سکتا۔ کیونکہ اس (تاجر مرد) کا گھر سے باہر جانا اور گھر کا اوقات کی پابندی سے آزاد ہوتا ہے۔ یہی ایک ایسی چیز ہے کہ جس سے عورت کے دل میں کھٹکا لگا رہتا ہے۔ اور زیادہ دلیری کی مرکب نہیں ہوتی۔

امراء

امراء کی عورتیں (بیک اور شریف عورتوں کو چھوڑ کر) سب سے زیادہ آزاد خیال پائی گئی ہیں۔ مرد کی طرف سے انہیں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ روپیہ ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ ہر طرح سے فارغ البال اور محنت و مشقت کے کاموں سے آزاد ہوتی ہیں۔ تمام دن خوش فحلیوں گپیں ہانچنے اور دلچسپ باتیں اور خیریں سننے میں گزارتا ہے۔ صبح ہوتے ہی ان کے ہاں مجلس یا شہر کی طرح طرح کی عورتوں کی آمد و رفت شروع ہو جاتی ہے۔ اور یہی عورتیں امیر بیوی کے دل بھلاوے کا ذریعہ ہوتی ہیں۔ مردوں کو گھر رہنے کا بہت کم اتفاق ہوتا ہے۔ صبح کا وقت ہوا خوری میں گزارتا ہے۔ ناشتہ تناول کرنے کے بعد اپنے کام پر بیٹھ جاتے ہیں۔ شاید ہی کوئی دن ایسا ہو تا ہوگا کہ جس دن وہ بیہوش یا ناگوار ہو جائے۔ اکثر کاروبار کی جگہ یا دفتر میں ہی کھانا منگوا لیا جاتا ہے۔ اور کام سے فرست ملتی ہے۔ (اس سے یہ سمجھ لیا جائے کہ یہ لوگ بہت زیادہ کام کرتے ہیں۔ ان کا دھڑلہ نہیں اور اشتغال آگے بڑھتا ہے۔ پارتی کا دعوت نامہ قبول کر کے ہوتے ہیں۔ لہذا اس میں شامل ہونے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ یا چند دوست آگئے ہیں۔ اور وہ اپنے ہمراہ تھکا پھوے گئے ہیں۔ اگر کسی انجن، سوسائٹی یا کمیٹی کے میمبر ہیں۔ تو پھر محنت کے مطابق اجلاس کی حاضری کے لئے وقت مخصوص کر دیا گیا ہے۔ اگر کسی محترم شخص سرکاری عہدہ دار یا وزیر کی آمد کی اطلاع پہنچی ہے۔ تو اس کے استقبال کے لئے کچھ وقت پہلے پہنچنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ اگر کسی روز ان میں سے کوئی شخص نہ ہوا۔ تو پھر جو فری پاس شیشیر یا سینما یا سرکش وغیرہ کی طرف سے آئے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کی طرف توجہ منقطع ہو جاتی ہے۔

میاں صاحب ابھی ارادہ کرنے پاتے ہی ہیں۔ کہ بیوی صاحبہ کو فوراً علم ہو جاتا ہے۔ یہ ابھی عہد کے مطابق روانہ ہونے پاتے ہیں کہ گھر میں پہلے ہی اطلاع پہنچ جاتی ہے۔ یہاں تو زمانہ حال کی ایجنٹ ٹیلیفون اور ٹیلی ویژن کی طرح کی ایک چیز کام کر رہی ہوتی ہے۔

جو میاں کی ہر حرکت کا پورا فوٹو اور ہر کارروائی کا مکمل نقشہ بیوی کے سامنے پیش کر دیتی ہے۔ یہ چیز بطور بہت معمولی لیکن حقیقت میں نہایت اہم ہے۔ وہ کیا میاں صاحب کے نوکر اور نوکرانیاں سمجھ گئے آپ یہ ہے طلسماتی چیز جو جنگی بجائے میں کام دیتی ہے۔ یہ تمام نوکر اور نوکرانیاں رکھے تو میاں صاحب نے ہوتے ہیں لیکن غلام بیوی کے ماتحت ہوتے ہیں۔ اگر بیگم صاحبہ کسی سے ناراض ہو گئیں۔ تو اس سمجھ لیجئے کہ اس کے لئے قیامت آگئی یا عبرت ناک منرا لے گی۔ یا ہمیشہ کیلئے نوکری سے جواب صادر ہوگا۔ بھلا پھر ایسی حالت میں نوکر اور نوکرانیاں صرف بیگم صاحبہ کی اطاعت کو لازم نہ تصور کریں تو اور کیا کریں۔ یہ تمام بیگم صاحبہ کے راز دار ہوتے ہیں۔ اور ہر قسم کے پیغامات کی ترسیل اور خبروں کی فراہمی کا کام بموجب حکم بجالانے ہیں۔

چونکہ مردوں کے گھر آنے کا وقت عموماً رات کے دس اور گیارہ بجے کا ہوتا ہے۔ اور صبح ہوتے ہی گھر سے باہر نکل جاتے ہیں۔ لہذا وہ گھر کے حالات سے بالکل بے خبر ہوتے ہیں۔ اگر معلوم ہو بھی جائیں تو وہ ان جھگڑوں میں پھنس کر اپنے دل کو آزاد پھیلانا چاہتے ہی نہیں۔ ان کو کیا پڑی ہے کہ خواہ مخواہ گھر کے انتظامات کے جھمبیلوں بیوی کی نگرانی کی کھفتوں اور اولاد کی تربیت کی مصیبتوں میں اپنے آپ کو پھنسا کر زندگی کو تلخ بنالیں۔ وہ تو سب سے حیات کو شہر آشوب سے چھٹکاتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں۔ ان کی زندگی کا ہر لمحہ زبان حال سے یہ پکارا ہے کہ

بابر بہ عیش کو شش کہ عالم دوبار نہایت

آپ باہر دوست احباب کی مجلسوں اور طرح طرح کی رنگ ریوں (کلب گھر، محفل سرور، سینما، تھیٹر اور ٹی پارٹی وغیرہ) میں وقت گزار کر تفریق کا سامان فراہم کرتے رہتے ہیں۔ اور بیگم صاحبہ بھی۔ یاں صاحب کے نقش قدم پر چل کر اپنی زندگی کے ہر لمحے کو مذکورہ بالا اصول کے ماتحت گزارنے کی کوشش کرتی ہیں۔ کیونکہ یہاں مرد و عورت کے مراتب میں کوئی تخصیص تفاوت نہیں دونوں یکساں حیثیت اور برابر کا درجہ رکھتے ہیں یہی نظریہ مساوات کی کرشمہ سازیاں ہے

مرد بھی آزاد ہیں اور صنف نازک بھی رہا مغربی تہذیب نے دونوں کو یکساں کر دیا مرد کو کوئی حق نہیں کہ وہ بیوی کی کسی بات میں مداخلت کرے۔ اسی طرح مرد بیوی کی مداخلت سے آزاد ہوتا ہے۔ بیگم کے عزیزوں کی طرف سے بلاوا آجائے یا خود بیگم صاحبہ کے دل میں کسی عزیز وغیرہ کو ملنے کی تڑپ پیدا ہو جائے تو میاں صاحب منہ دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ اور بیگم صاحبہ منزل مقصود پر پہنچ جاتی ہیں۔ کیا خیال کہ وہ (میاں صاحب) اپنے دل کا خیال زبان سے نہیں تو اشارہ ہی سے ظاہر کر سکیں۔ اسی طرح اگر مرد سینما ناچ گھر تھیٹر یا کسی اور رنگینی مجلس سے فراغت پا کر رات کے دو بجے گھنٹی بجائے یا دروازہ پر دستک دیتے ہیں۔ تو اس وقت بیوی

یہ پوچھنے کا حق نہیں رکھتی کہ اتنی رات کہاں گزاری۔ زیادہ دیر لگنے میں کیا ہو ہو گئی۔ نہ صرف یہی بلکہ مذہب دنیا کے نرائے اصول میں نہ تو مرد بیوی کی خواہش پر۔۔۔ کیلئے مجبور اور نہ ہی بیوی مرد کی خواہش پر۔۔۔ کیلئے جب تک طرفین کی رضامندی نہ ہو یہ فعل وقوع پذیر ہو ہی نہیں سکتا۔ الغرض مرد اپنی جگہ آزاد اور بیوی اپنی جگہ پوری مختار یہاں الفت و محبت کی وارفتگی میں دونوں مرد و عورت نے اپنے حقوق ایک دوسرے پر قربان کر دیئے ہوتے ہیں۔ کیا ایسی قربانی کی دنیا میں کوئی نظر مل سکتی ہے؟

”وہ“ اپنی خود نہ چھوڑیں گے ہم اپنی دھنچکوں بدلیں سبک سر ہو کے کیا پوچھیں کہ صاحب سر گراں کیوں

ایک دلچسپ واقعہ

میرے ایک صاحب دوست دیرینہ دوستانہ تعلقات ہیں جو اعلیٰ اہل علم یافتہ اور مقبول ملازمت کے سلسلہ میں منسلک ہیں۔ عرصہ ہوا کہ ان کی شادی ایک متمول گھرانہ میں ہو چکی ہوئی ہے۔ اور کئی بچے باپ بھی ہیں۔ ایک مرتبہ میں نے ملاقات کیلئے گیا۔ ادھر ادھر کی باتیں ہو رہی تھیں۔ کہ اسی دوران میں ان کے اہل خیال کی خیریت کے متعلق میں نے دریافت کیا تو وہ کچھ عجیب طرح سے متاثر ہو کر یوں گویا ہوئے۔

میرے دوست! اس وقت میری زندگی کے ایام اس مقولہ خوش دے کہ زندگانی اس است کے مطابق گذر رہے ہیں۔ کچھ مدت ہوئی کہ پہلے مجھے باپ بہن بھائیوں بیوی بچوں اور عزیز واقارب کا فکر دامن گیر ہو ہو جایا کرتا تھا۔ ان کی خبر خیریت معلوم کرنے کی تڑپ دل میں پیدا ہو جایا کرتی تھی اور بعض دفعہ ملاقات کیلئے بے تاب ہو جاتا اور ان کی ذرا سی تکلیف میرے امن و راحت کو خدوش بنادیا کرتی لیکن اب یہ تمام خیالات و احساسات دل کی گہرائیوں سے ایک ایک کر کے باہر نکال پھینک دیئے گئے ہیں۔ ہم نے تصور کر لیا ہے کہ دنیا میں یہ رشتے کے تعلقات تمام چھوٹے ہیں۔ دلت پر کوئی کسی کا نہیں سب خود غرض اور بلی ہیں۔ یہ کونسی دانی اور فراست ہے کہ ان چھوٹے تعلقات کے پیچھے اپنی پیش زندگی کو بر باد کیا جائے امن و راحت کو قربان کر دیا جائے۔ اب ہم اس بات کا کبھی خیال تک نہیں نہیں لائے کہ بیوی کے کیسے حالات ہیں اس کا کہاں جانا آتا ہے۔ اپنے گھر سے یا عزیز واقارب کے ہاں۔ یہ اس کی مرضی ہیں اس کی واسطہ۔ بچوں کا فکر کیا کرنا ہے۔ ہونے لگی عقل اور محنت کا پھل پائیں گے۔ اسے آنا جانتے ہیں۔ کہ ان سب کو کھلنے پھیننے اور رہنے کا سامان مہیا کرنا اور ہمارے ہونے پر ذرا کٹرا حکم بلالانا ہمارا ذمہ ہے۔ علاوہ اس کے کچھ نہیں اس سے زیادہ نہ جانتے ہیں اور نہ ہی جانتا چاہتے ہیں۔

پیر و فیروز صاحب! (میری طرف مخاطب ہو کر) میں آپ کو کہوں گا کہ اگر زندگی کا دلف اٹھانا ہے تو یہ صرف اسی صورت میں حاصل ہوتا ہے کہ آپ تفکرات کو دل سے نکال ڈالیے۔ اپنے آپ کو ہر ممکن طریق سے خوش رکھیں اس کیلئے جائز و ناجائز کا خیال نہ لیں نہ لایئے۔ شادی ہم نے ایک ناچ گھر کر اور سوسائٹی کی نظروں میں وقت پیدا کرنے کی غرض سے کر لی ہوتی ہے لیکن اس کے بھیرے میں آزاد ہیں۔ ایک عورت رکھ لی ہوتی ہے۔ آپ بیوی کے فراق میں انتظار کی گھڑیاں کاٹنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ ہونٹ کا کھانا طبیعت کے معاف نہیں جسب مطلب کھانا نہ ملنے سے بیوی کی

(تفصیل منظر منظر)

کتنا غلط یہ عرف بھی مشہور ہو گیا

(از جناب مولانا ظفر علی خان صاحب آف زمیہند اسٹرا)

دینا اور غلاموں کو ایک کر دی کہ یہ شخص آئے تو فوراً حاضر خدمت کیا جائے۔

تیسری شب کو وہ پھر آیا۔ اور سلطان اس کے ساتھ ہوا۔ اور رات کو مل گئی تھی۔ مظلوم کے گھر پہنچا تو کیا دیکھا ہے۔ کہ شمع بج رہی اور قندسور ہا ہے۔ حکم دیا کہ روشنی بڑھا دو۔ وہ برقی جھنڈہ مایگی میں چمکی اور بیوی اور اس کے بار کے سر ایک ہی داری میں تن سے جدا ہو گئے۔

اس کام سے فراغت ہونے پر جب شمع روشن کی گئی تو سلطان سجدہ میں گر گیا۔ اور صاحب خانہ سے پانی طلب کیا اور پانی کے واپس چلا گیا تھا کہ اس نے گزارش کی۔ حضور نے چلے شمع گل کرادی پھر سجدہ کیا۔ اور پھر آخر میں پانی پیا۔ اس میں کیا حکمت تھی؟ سلطان نے جواب دیا۔

”پہلی بات تو یہ تھی کہ اپنے ملک میں جو نظام میں نے قائم کر رکھا ہے۔ اس کی بنیاد پر مجھے یقین تھا کہ ساری سلطنت میں کسی تنفس کو مارا نہ سمجھتی نہیں ہے۔ البتہ اگر ظلم کر سکتا ہے تو میرا بیٹا ہی ظلم کر سکتا ہے۔ میں اس بدکاری کا مرتکب اپنے بیٹے کو یقین کر کے چلا تھا کہ اسے سزا دوں۔ لیکن ضعیف بشریت سے اندیشہ تھا کہ مبادا انصاف پر الفت غائب آجائے۔ روشنی بڑھا دی کہ صورت دیکھ کر شاید میں قصاص نہ لے سکوں۔ میں نے یہ جان کر تیار چلائی تھی کہ میں اپنے بیٹے کو قتل کر رہا ہوں۔ لیکن شمع کی روشنی میں جب معلوم ہوا کہ یہ کوئی اور شخص ہے۔ تو خوش ہو کر سجدہ شکر ادا کیا۔ کہ خدا نے میرے بیٹے کی جان بچائی۔ اور وہ بدکار نہ نکلا۔ پانی اس سے پیا کہ میں روزہ سے تھا۔ تو جس دن یہ واقعہ بیان کیا ہے۔ میں نے خدا سے عہد کیا کہ جب تک انصاف نہ ہو۔ مجھے پرکھنا پانی حرام ہے۔ اس وقت سے اب تک میرا روزہ انظار نہ ہوا تھا۔ اب کہ انصاف نے اپنی کارروائی ختم کر لی۔ میں نے بھی پانی مانگا۔ کہ روزہ انظار کر لوں۔“

افسانہ سومنات

نہ سنتے تم جو غیروں کی زبانی

بہت دلچسپ تھی میری کہانی

سلطان محمود کی وحشیانہ غارتگری پر استدلال کرتے ہیں سومنات نے خاص حصہ لیا ہے۔ سومنات ہندوؤں کا ایک نہایت مشہور تہذیبی تہذیب ہے۔ جو آج کل کی جذباتی تقسیم کی رو سے حوالی ریاست جو ناگزیرہ میں واقع ہے۔ سلطان محمود نے یہاں بھی حملہ کیا تھا اور کہا جاتا ہے کہ اس کے بت کو توڑ ڈالا ہے۔

ہندوں پر چاروں نے درخواست کی تھی کہ حضور اگر اس سے

وہ بھی تھوڑا سی سیما کی سی منو صبح کو راز مہ و اختر کھلا۔
یہ کو ایک جو نظر آئے تھے چمچہ فیتے میں وہو کا یہ بازیگر کھلا
غلطی ہائے مضامین مت بوجھ۔ دنیا میں کتنی باتیں ہیں جنہیں شیعہ نے کچھ سے کچھ بنادیا ہے۔ ہر قدر قرآن اٹھ کر پڑھ کر تیس سے الفاروق مد کو نکلے۔ ایک واقعہ پیدا ہو گیا۔ روایت نے اس کی تربیت کی تاریخ نے تذکرہ کر دیا۔ اور فطرت ناقصہ نے اس کو ایک حقیقت مسلمہ بن لینا۔
لوگ نالوں کو رسا باندھتے ہیں

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے جن کی غفلت کی شمع جناب باری نے خواہ اپنے نورانی ہاتھوں سے آیت لکھ کر کے فانوس غفاف میں روشن کیا ہے۔ ایک دفعہ حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اطلاق کی نسبت سوال کیا گیا۔ جناب صدیقہ نے اس کا کیا ملنے جواب ایشاد فرمایا ہے۔ کہ ان کے اخلاص دیکھنے میں۔ تو قرآن مجید کے اوراق کا مطالعہ کرو۔ اس ایشاد و اقدس میں حضور اس تعریف کے لیے ان لوگوں کو۔ جو براہ استعجاب ہم سے پوچھا کرتے ہیں۔ کہ قرون متوسطہ کے باجروت او مطلق العنان مسلمان تاجداروں کے عدل و انصاف کی فکر کو کسی پیرامر طاقت تھی۔ ہم یہ جواب دے سکتے ہیں۔ کہ فقط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی پیروی۔

تصویر حقیقت

محمود غزنوی کو جس نے گیارہویں صدی کے دورِ اول میں سونما سے سمرقند تک اپنے جلال و ہیبت کا غلغلہ ڈال دیا تھا۔ ہمارے عہد کی تاریخ ایک وحشی غارتگر سے بڑھ کر نہیں جانتی۔ جس کی صولت نے وسط ایشیا کے کھساروں سے ایک سیل جبار کی طرح نکل کر ہندوستان کے تمدن پر پانی بہا دیا۔ اور آدھے ایشیا کو حوالہ خون آتش کر دیا۔ لیکن اس وحشی غارتگر کی اصلی تصویر یہی ہے اور اس تصویر کا ہی ایک رخ ہے۔

کس کے آغوش میں بیٹھا ہے تجھے ننگ لکڑ

تیری تصویر سے ملتی نہیں صورت تیری

مقام محمود

وہ قزاق وحشی جس کا نام سلطان محمود مشہور ہے۔ توحش کے عالم میں اس کا مقام کیا تھا۔ اور کیا تھا؟ گین کی وہ روایت اس کے جواب میں شاید حقیقت حال سے پر وہ براندازی کرے کہ جس کا مفاد یہ ہے کہ سلطان محمود کے خلوت خانہ شاہی میں ایک فریادی نے اگر زار زانی کی۔ کہ صبا کے منظرہ کا ایک افسر شرب میر سے گھر آتا ہے۔ مجھے نکال باہر کر دیا ہے اور میری بیوی کو تعریف میں لاتا ہے۔ سلطان کہا۔ اچھا اب تلے تو مجھے خبر

متعرض نہ ہوں۔ تو لاکھوں روپے اس کے فدیہ میں پیش کئے جاسکتے ہیں۔ مگر سلطان نے اس کو گواہ نہ کیا۔ اور صاف جواب دے دیا۔ کہ میں محمودیت شکن مشہور ہونا چاہتا ہوں۔ محمودیت فروش مشہور ہونا نہیں چاہتا۔ یہ کہہ کر گز چلا یا تو بت کے کھرے کھرے ہو گئے۔

اندر سے یہ بت بخوف تھا۔ توڑنا تھا کہ اس کے شکم سے کئی من جواہرات نکلے۔ اور اس بت شکنی کے طفیل کروڑوں روپے کی دولت مل گئی۔

یہ افسانہ ہے جو مدلوں سے اسی طرح چلا آتا ہے۔ اور عجیب پسندی نے اس میں طرح طرح کے رنگ بھر دیے ہیں۔ لیکن کیا صورت انہی ہی ہے۔ اور کیا اس تصویر کو واقعہ کی اصلی تصویر مان لینا چاہیے؟

کہاں یوسف کہاں وہ روئے زیبا خدا کو ہے مجھے صورت دکھانی

بت شکنی کی تحقیق

اس حقیقت سے انکار کرنے کی ضرورت نہیں کہ ہندوستان کے بعض مسلمان فاتحوں نے ہندوؤں کے مند گرنے بت توڑنے۔ بت خانے ڈھانے۔ لیکن کیا یہ جگتیں ہندو مذہب کی تحقیر و تذلیل پر مبنی تھیں۔ اگر یہی بات ہوتی تو ہندوؤں کے بت خانوں کے لئے جاگیریں کیوں دی جاتیں۔ اور اسلامی سلطنت کی نیابتی سے ان کے نام سے معامیاں کیوں کر مل سکتیں۔

واقعہ یہ ہے کہ مصالح ملکی کے متعقد فیات ہی جہاں حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی تھیں لیکن جنگ جمل میں امیر المومنین علی بن ابی طالب نے جب دیکھا کہ عائشہ کے لئے مسلمان جانیں دے رہے ہیں۔ ایک گروہ قتل ہو جاتا ہے تو دوسرا گروہ اس کی جگہ لے لیتا ہے۔ ناچار امیر المومنین کو فیصلہ کرنا پڑا کہ اس ناقہ کی خبر لینی چاہیے۔ ورنہ سارے مسلمان اسی کے زیر رکاب کام آئیں گے۔ تو امانہ آخر دینی کے پاؤں کاٹ دینے تب یہ معرکہ ختم ہوا۔ اسی طرح عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ گدڑی جو حرم کعبہ میں محصور تھے۔ سپاہ شام نے جب کسی طرح فیصلہ نہ ہوتے دیکھا تو حرم کعبہ جدید التعمیر جس پر جو حضرت عبداللہ بن زبیر نے بنوایا تھا۔ بغیر قتل گواہوں اور شہک باری ہونے لگی۔ حتیٰ کہ یہ لڑائی بھی سر ہو گئی۔

اب ہندو بت خانوں کا حال سنئے۔ علامہ بلاذری نے فتح سندھ کے واقعات میں لکھا ہے۔ کہ مسلمانوں کی انتہائی کوشش بھی جب شہر کو فتح نہ کر سکی تو جاسوسوں سے معلوم ہوا کہ ناف شہر میں جو دیول و بت خانہ ہے جب تک اس کا خاتمہ نہیں ہوتا لڑائی کا خاتمہ بھی ممکن نہیں۔ ہندو اس مقام کو الوہیت سمجھتے ہیں۔ اسکی تقدیس کرتے ہیں۔ اور یہی مرکز ریاست ہے۔ جب تک ایک ہندو وہی زندہ ہے۔ اس کی حفاظت کرتا رہے گا، اور کبھی یہ طبع نہ ہوگا۔ مجبوراً بت خانہ پر حملہ کرنا پڑا۔ اور اسی کے خاتمہ کے ساتھ لڑائی کا بھی خاتمہ ہو گیا۔

ہندو بت خانے ہمیشہ تحریک حریت قومی کے نشیمن بنے ہیں۔ آزادی کا جوش یہیں سے پھیلتا تھا۔ بقائے قومیت یا اعادہ حکومت کا محل قرار داد یہی تھا۔ اور یہیں اس قسم کی ہر ایک بیزاری و بخت و پرہیزی تھی مسلمانوں کو

اپنی بنائے سلطنت استوار رکھنی تھی۔ اس لئے وہ مجبور تھے کہ ہندوؤں کا مذہبی احترام ملحوظ رکھتے ہوئے بھی اصل مادہ کشمی کے استیصال سے غافل نہ رہیں۔ بتوں کو توڑیں اور بت خانوں پر حملہ کریں۔ اسلامی مصالح ملکی نے بے شبہ ہندو بت خانوں پر حملے کئے لیکن ایسے حملے خود اسلامی مقامات متبرکہ پر بھی ہوئے اور ان حالتوں میں اسلام کے تقدس کا بھی پاس دلخاطہ نہ ہو سکا۔

محمود نے بت شکنی کی تو وہ بھی ان ہی وجوہ پر یعنی تھی۔ یہ ملکی مصالح کا اقتضا تھا۔ ہندو مذہب سے نفرت و حقارت کا اقتضا تھا جس کی کوئی معقول و قابل تسلیم دلیل تاریخ میں موجود نہیں۔ اور اگر یہ بھی تو تاریخ سے اس باب میں کیا نزاع کرنی ہے۔ اس کی تحقیق کرنی ہے تو فلسفہ تاریخ سے راز و درون پردہ زردن مست پُرس کا یہ حال نیست صوفی عالی مقام

ابوریحان بیرونی

سلطان محمود کے عہد میں ابوریحان بیرونی علم ہیئت کا ایک برآمد روزگار علامہ گذرا ہے۔ سلطان محمود علم ہیئت کو بھی نجوم کی ایک شکل سمجھتا تھا۔ جس سے اس کو سخت نفرت تھی۔ اور نجومیوں کا تو وہ دشمن تھا۔ فرشتہ کی روایت ہے کہ دربار سلطانی میں ابوریحان حاضر تھا کہ سلطان نے اس سے خطاب کیا کہ بتاؤ اس وقت تمہارے حق میں میرا کیا ارادہ ہے؟ ابوریحان کی فراست بانٹہ اس موقع پر کام آئی اس نے جواب ایک کاغذ پر لکھ کر گوشہ ہند کے لئے اس کو دے دیا۔ محمود نے ابطل نجوم کا علی ثبوت پیش کرنے کے لئے حکم دیا کہ اس مکان میں ایک نیا دروازہ توڑا جائے جس کی راہ سے ابوریحان کو نکال کر نیچے گرا دیا جائے۔

انتہائی امر میں کیا دیر تھی۔ قصر شاہی کے نیچے ایک مضبوط جال اویساں تھا۔ ابوریحان جو گرا تو اسی جال میں پھنس کر معلق رہ گیا۔ اب اس کا جواب نکال کر دیکھا گیا۔ تو اس میں یہی باتیں درج تھیں۔ محمود کو اور بھی ناگوار لگتا کہ اسلام کو نجوم کو باطل کہتا ہے اور اس کے احکام ٹھیک کرتے ہیں۔ یہ شخص عقوبت کا مستحق ہے۔

محمود سے بیرونی کی اندرونی نفرت کے اور بھی بواغث تھے۔ جن دنوں شمس الملعانی امیر قابوس بن وشمگیر کے دربار میں بیرونی تھا۔ تو وہاں اس نے محمود کی بھوک تھی۔ قابوس کو محمود اپنے خیال میں بدعقیدہ بلکہ ملحد سمجھتا تھا۔ جب اس کے ملک پر چڑھائی کی۔ تو اسیران جنگ میں جو لوگ غزنی لائے گئے۔ ان میں بیرونی بھی تھا۔ محمود جانتا تھا یہ میرا ہوا خواہ نہیں ہے۔ مگر لحاظ اس کے علم و فضل کے اس کی عزت کرتا تھا خلافت بغداد نے محمود کو

کا خطاب دیا تھا۔ مگر بیرونی اس کو صرف امیر محمود لکھتا ہے۔ اور اپنی کتاب الہند و ماہم من مقامہ مقبولہ و مترجمہ میں جابجا محمود کے ظلم و ستم کا رد و نادر ہے۔ کہ اس جفا پیشہ نے ہندوستان پر حملے کیے ہندو کا قدیم تمدن برباد کر ڈالا۔

بیرونی ایک مشہور مورخ بھی تھا۔ لیکن ظاہر ہے کہ محمود سے

ذاتی عناد رکھتے ہوئے بیرونی کی تاریخ نگاری محمود کی طرف دار نہیں ہو سکتی۔ بیرونی محمودی کا مورخ ہے۔ ہندوستان کے متعلق اس نے جو اقوال لکھے ہیں۔ اپنی آنکھوں سے دیکھ کر لکھے ہیں۔ اور انتہا درجہ تحقیق کر کے لکھے ہیں۔ سلطان محمود کے متعلق اس کی رائے کا ایک مختصر نمونہ حسب ذیل ہے۔

اس نے ہندوستان کی دولت و خوش حالی بالکل تباہ کر ڈالی۔ اس کا عہد حکومت ان حیرت انگیز جنگی کارناموں سے بھرپور ہے۔ جنہوں نے ہندوؤں کو ذلت و خاک کی طرح تمام کثافت و اطراف ہند میں منتشر کر دیا۔ اور ہندو تمدن لوگوں کی زبان پر محض بطور ایک افسانہ کے رہ گیا۔

بخلاف اس کے اپنی دوسری کتاب الآثار الباقیہ عن قرون الخالیہ میں شمس الملعانی امیر قابوس بن وشمگیر کی بڑی تعریف کی ہے جس کی ہستی سلطان محمود کے مقابل ایک پریشہ سے زائد نہ تھی۔

کتاب الہند کی شہادت

ابوریحان بیرونی کی کتاب الہند میں واقعہ سومنات کا بھی تذکرہ ہے۔ اس کتاب کے گیارہویں باب کا موضوع ہندوستان کے بڑے بڑے بتوں کا بیان اور سرآغاز بت پرستی کی داستان ہے۔ وہ اس باب میں لکھتا ہے۔

شہر تھانسر کی ہندو بہت تقدس کرتے تھے۔ تھانسر کے بت کا نام چکر اسوامی ہے۔ یعنی چکر والا۔ چکر ایک ہتھیار کو کہتے ہیں جس کی توضیح ہم ایک باب سابق میں کیے ہیں۔ یہ بت پتیل کا ہے۔ اور قد و قامت میں انسان کے برابر ہے۔ اس وقت یہ بت سومنات دیوتا کے ساتھ غزنی کے میدان اسپ و دانی (ساق) میں پڑا ہوا ہے۔ سومنات مہادیو دیوتا کے عضو تناسل کی مثال ہے۔ جسے تنگ کہتے ہیں۔ سومنات کا تذکرہ ہم آگے چل کر کریں گے۔

آگے چل کر تذکرہ کرنے کا جو وعدہ کیا ہے۔ وہ باب ۸ میں وفا ہوا ہے۔ جہاں مدوجز کی حقیقت بیان کی ہے۔ اور بت پران سے اس باب میں مبسوط اقتباسات درج کئے ہیں۔ جس میں ہندو علم الاوتمان کے رو سے جو رہائے کا روایتی فلسفہ مذکور ہے اور اسی فلسفہ کے ساتھ سومنات کے بت کا قریبی تعلق تھا۔

ہندو فلسفہ مدوجز

کتاب الہند کے باب ۸ میں ابوریحان بیرونی نے حسب ذیل تشریح کی ہے۔

”از روئے عقیدہ و شنود ہم چاند کا نام سالکشا ہے کیونکہ اس کے جسم کا کرہ آبی ہے۔ اور جس طرح

سے آئینہ میں صورت نظر آتی ہے اسی طرح جسم قمر سے شکل ارض منعکس ہوتی ہے۔ زمین پر مختلف شکلوں کے پہاڑ اور درخت موجود ہیں جن کا عکس چاند پر پڑ کر خرگوش کی شکل میں نمایاں ہوتا ہے۔ چاند کو ”مرگ بنیانا“ بھی کہتے ہیں۔ یعنی ہرن کی شکل اس لئے کہ بعض اشخاص چاند کے چہرہ کے سیاہ حصہ کو ہرن کی شکل سے تشبیہ دیتے ہیں۔“

”ہندو کہتے ہیں کہ منازل قمر پانچ تہائی کی بیٹیاں ہیں جن کے ساتھ چاند بیاہا ہوا ہے۔ پانچ تہائی کی ایک بیٹی کا نام روہنی تھا۔ چاند کو اس کے ساتھ بے انتہا محبت تھی۔ اور اپنی دوسری بیویوں سے کم محبت رکھتا تھا۔ روہنی کی بہنوں نے ازراہ حسد اپنے خاوند چاند کی شکایت اپنے باپ پراج تہائی سے کی۔ پہلے تو پراج تہائی نے چاہا کہ ان میں صلح ہو جائے اور اسی لئے چاند کو بہت سمجھایا۔ مگر کچھ نتیجہ نہ نکلا۔ جس پر اس نے چاند کو بدعا (سراپ) دی۔ اس کا یہ اثر ہوا کہ چاند کو جذام ہو گیا۔“

چاند بہت ہی پچھتایا اور اپنے کئے پریشان ہو کر اپنے خسرو پراج تہائی کے پاس آیا۔ لیکن خسرو نے کہا کہ یہیری بات پتھر کی نکیر ہے۔ اب میرا کہاں نہیں سکتا۔ تاہم چونکہ تمہاری خاطر منظور ہے۔ اس لئے ہر پچھتے میں سے پندرہ دن کے لئے میں تمہاری شرم کی پردہ پوشی کیا کروں گا۔

چاند نے کہا کہ یہ آپ کی غیبت ہے۔ مگر تو فرمائیے کہ جو گناہ (پاپ) میں کر چکا ہوں وہ کس طرح کئے گا اور گناہ کا دھبہ میرے چہرے سے کس طرح مٹے گا؟ پراج تہائی نے جواب دیا۔ کہ تمہارے گناہ معصیت کی صرف ایک شکل ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ تمہا دیو کے لنگ کی صورت بنا کر اس کی پوجا کیا کرو۔

چاند نے ایسا ہی کیا۔ لنگ کی جو صورت اس نے بنائی وہ سومنات کا بت تھا۔“

سومنات کی تحقیق

ابوریحان نے یہ فلسفہ بیان کر کے پھر سومنات کی تحقیق کی جانب توجہ کی ہے جس کا بت مہادیو کی لنگ کا پتھر کا بت تھا۔ لکھا ہے۔

”سوم یا سوما کے معنی چاند ہیں۔ ناتھ آقا کو کہتے ہیں لہذا اس لفظ سومناتھ کے معنی ہیں۔ چاند کا آقا۔ اس آقا کو امیر محمود نے کہ خدا اس پر رحم کرے۔ لنگمہ ہری میں توڑ ڈالا۔ اس نے حکم دیا کہ اس کا بالائی حصہ تو ضائع کر دیا جائے اور جو بچے وہ حصہ اس کے خلاف اور نہ پابنت پر دوں اور جوہرات۔ اور گاڑے ہوئے بلوسات کے غزنی پہنچا دیا جائے

اس سورتی کا کچھ حصہ تو غزنی کے میدان اسب دوانی میں رکھ دیا گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ایک برنجی بت چکر سو بھی موجود ہے۔ جو تھانہ سر سے لایا گیا تھا۔ سونمات کے بت کا کچھ حصہ مسجد جامع غزنی کے دروازے کے سامنے رکھا ہوا ہے۔

مفاد کلام

یہ سب کچھ لکھ کے بورجیان نے تنگ کی مابیت میان کی ہے۔ اور پھر اس ہندویشی کا قصہ نقل کیا ہے۔ جس کی بد دعا سے یہ مجبور مہادیو جی کے جسم مبارک سے منقطع ہو کر ہندو دنیا کی پرستش کا ذریعہ بنا تھا۔ اس کے بعد درہا میرا کا قول نقل کر کے بتایا ہے۔ کہ تنگ کی سورتی بنانے کے مذہبی قواعد کیا ہیں۔ اس کی شکل کیا ہونی چاہئے۔ اور اس کا ناپ کس قدر ہونا چاہئے۔ چونکہ اہل ہند کے لئے عموماً درہا میرا برادران ہنود کے لئے مخصوص ہے۔ باتیں پیش پا افتادہ ہیں۔ اس لئے ہم اس بحث میں نہیں پڑتے۔ البتہ البوریجان کے تمام بیانات کا ماحصل لکھ دیتے ہیں۔

(۱) سونمات کا بت مہادیو جی کے تنگ کی شکل کا تھا۔

(۲) یہ بت بڑا بت نہ تھا۔

(۳) اس کا جسم ٹھوس تھا۔ بخوف نہ تھا۔

(۴) سلطان محمود نے اس بت کو توڑا۔ مگر اس کے اندر سے کچھ نہ نکلا۔ اس لئے کہ یہ کھوکھلے جسم کا بت نہ تھا۔ جس میں جواہرات کی سمائی ہوئی۔ اور یہ بھی نامکمل ہے کہ اس میں کئی من خزانہ رہا ہو کیونکہ یہ ایک چھوٹا سا بت تھا۔

(۵) سلطان محمود صرف اس بت کے ٹکڑے اٹھوائے گیا تھا۔ اور بت کا جو بالائی سامان آرمائش تھا۔ وہ بھی اس کے ساتھ لیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ دوسرے زر و جواہر لٹنے یا لٹنے کا واقعہ غلط ہے اور محض غلط ہے۔ یہ ہے البوریجان البیرونی کی شہادت جو محمد محمودی کا مورخ ہے۔ اور جو روایت لکھتا ہے۔ اپنی خاص روایت کی بنا پر لکھتا ہے۔

انسائیکلو پیڈیا کی شہادت

ان سب کے بعد انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا کی شہادت ملاحظہ ہو کہ دانیان فرنگ اس باب میں کیا رائے رکھتے ہیں۔ اور اس واقع کو کیونکر نقل کرتے ہیں۔ موقوف انسائیکلو پیڈیا نے سب محمول اس پر بحث کی ہے۔ جو پڑھنے کے قابل ہے۔

انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا طبع ۱۵ جلد ۲۸۴ میں اس افسانہ کے متعلق حسب ذیل خیالات ظاہر کئے گئے ہیں۔

"۲۵" میں محمود نے اپنی مشہور ہم اختیار کی۔ اس ہم کا مقصد یہ تھا کہ سونمات کے مندر کو جو جویرہ ٹائے گجرات کے ساحل پر واقع تھا۔ مسخر کیا جائے۔ ایک کھن سفر کی دشوار گزار منزلیں ملتان وراجپوتانہ کی راہ سے طے کرتا ہوا۔ وہ سونمات پہنچا۔ گجرات کے ہندوؤں نے شدید مزاحمت کی۔ لیکن محمود کے مقابلہ میں ان کی تمام کوششیں رائیگان گئیں اس بڑے مندر کے صحن میں بہت جلد مسلمانوں کا قدم پہنچ گیا۔"

بقیہ مضمون ص ۱۱

یاد آجایا کرتی تھی۔ لیکن اب اس کی غیر موجودگی میں کھانا حسب مطلب مل جاتا ہے جس نے بیوی سے باطل بے نیاز کر دیا ہے۔ شاید اکبر آبادی مرحوم نے ایسے ہی آزاد مردوں کے لئے یہ شعر کہا ہے کہ

کئی عمر ہو ملوں میں رہے ہسپتال جا کر

مولنا صاحب امیر کہا مافیہ۔ آپ بھی اسی طریق زندگی کو اختیار کریں۔ پھر دیکھیں کہ روح کیسے تازہ و شگفتہ ہوتی ہے۔ پھر آپ کو زندگی کی قدر و قیمت کا اندازہ ہوگا۔ یہ ایک ایسا گوہر ہے۔ جو کسی بھی قیمت سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ ان کے اس مشورہ سے اظہار سبزی لکھتے ہوئے میں نے انہیں نصیحت کرنے کی کوشش کی تو وہ جواب میں کیا فرماتے ہیں۔

میرے دوست اب وہ شراب حیات ہے۔ جو آپ نے پی لی ہے نہیں۔ آپ کیا جانیں کہ یہ اپنے اندر کتنی جلالت اور کتنی شیرینی رکھتی ہے۔

ہائے افسوس تو نے پی لی ہے نہیں

سن لیا آپ نے یہ ہے دستور العمل زمانہ حاضر کے تہذیب انسانوں کا۔ خدا تعالیٰ ایسی تہذیب سے جو ایک دھلک اور تباہ کن بیماری سے کسی طرح کم نہیں۔ مسلمانوں کو بچائے۔ آمین حضرت علامہ سر محمد اقبال ایسے تہذیب انسانوں کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں

تمہاری تہذیب اپنے خیر سے آپ ہی خود کشی کرے گی

جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہوگا

باقی باقی

پنجاب ایکسپریس کو حادثہ الیمہ

پندرہ ارجولائی۔ آج صبح ۴ بجے پٹنہ سے ۵۵ میل کے فاصلہ پر بریلی ریلوے اسٹیشن کے قریب پنجاب جوڑہ ایکسپریس کو حادثہ پیش آگیا۔ انجن اور تین فیل کنارے کے بنائے ہوئے گر گئے۔

پٹنہ ریلوے اسٹیشن پر آنکھوں نے قیامت خیز اور رفت افزا منظر کا نظارہ کیا، ہر طرف خون انسانی سے گلہ زری ہو رہی تھی، بچوں، بوڑھوں، جوانوں، عورتوں اور بچوں کی نعشیں خون میں لت پت اپنی بیگسی اور جہاں نصیبی کا شریک پڑے رہی تھیں، اس دردناک منظر کے دیکھنے کے بعد ہمارے زلزلہ کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔ ایک سو دس ہلاک اور دوسو انسان مجروح پڑے ہوئے تھے، ابھی مجروحین و ہلاک شدگان کا صحیح اندازہ لگانا مشکل تھا، ریل کے ٹوٹے ہوئے ڈبے خون میں لت پت پڑے تھے، یہ ایک غم ترین حادثہ ہے جس کی یاد مدتوں دلوں سے محو نہ ہوگی، ہلاک شدگان میں دو بچے، چھ عورتیں اور ایک معصوم بچے کی نعش ہے، ایک عورت کی نعش اس طرح پڑی پالی گئی کہ وہ اپنے معصوم بچے کو رد ہاتھوں سے اپنی چھاتی سے لگائے ہوئے تھی، اس کے علاوہ اور بہت سے دردناک مناظر دیکھنے میں آئے۔

حادثہ کے فوراً بعد حکام ریلوے موقع پر پہنچ گئے، بچوں کے رونے اور عورتوں کے سر پٹنے کی صداؤں نے فضا میں گونج چیدا کر دی تھی، قریبی گاؤں کی عورتیں موقع پر پہنچیں اور رونے لگیں۔ مجروحین کو ہسپتال پہنچا دیا گیا، اندازہ جہاں ریلیف کیلئے موقع پر پہنچ گئیں، ایک ڈبے کے نیچے سے ایک تین سالہ لڑکا نکلا جو بالکل زندہ ہے، لیکن سخت دھشت زدہ ہے، ایک عورت جو اپنے بچے کو چھاتی سے لگائے ہوئے تھی بالکل زخمی، انجن ڈرائیور بھی بال بال زخمی، ہلاک شدگان میں پچاس فی صدی مسلمان ہیں۔ دینا پور کے ہسپتال میں ساتھ مجروحین داخل کئے گئے ہیں۔ ہلاک شدگان کو نہند و دھرم اور مذہب اسلام کی رود سے نذر آتش اور سپرد خاک کیا گیا ہے تحقیقات کی جا رہی ہے، لیکن ابھی تک حادثہ کی وجہ معلوم نہیں ہوئی۔

شکل اختیار کرے۔ یہ ایک مانی ہوئی بات تھی۔ کہ محمود ہندوؤں کے مندروں کی گرائی مایہ ترین متل پر دست لڑھکے جبر دمانہ لڑا تھا۔ کوئی چیز اس کی بت شکنی کے عزم کو متزلزل نہ کر سکتی تھی۔ سونمات کے بت کا تو وہ شگل ایک جواہر نگار تاج اور دولت مند بجا ریوں کے بیش بہا تحفوں سے لدا ہوا تھا۔ اس لئے روایت نے وہ شکل اختیار کی جو عام طور پر مشہور ہے۔

ان شہادتوں سے آپ کو اختیار کے جو تہذیب کا لہجہ لیکن خدا را دیتا اور ہکی اس مزین شل کو نہ بھول جائے۔ جو دیر سے سوس پلے سے مشہور ملی آتی ہے۔ سو اگو کہتے ہیں کہ اس سے مصداق "کتنا غلط ہے جس نے اپنی شہرہ ہو گیا" (۳-۵)

مندرجہ ذیل سب سے بڑا بت توڑ دیا گیا۔ اور اس کے ٹکڑے غزنی بھیج دیئے گئے۔ عام طور پر اس بت کے متعلق یہ داستان مشہور ہے کہ اس کا ہر ٹکڑہ کھلا تھا۔ اور محمود کے تیرنے اس میں شگاف کر دیا۔ جس میں سے بیش قیمت جواہرات اور سونے کے بہت بڑے انبار برآمد ہوئے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ شیعہ مت کے اس مندر کا بت اصل میں ترشے ہوئے پتھر کا ایک لمبلی ٹکڑا تھا جس کی نوعیت سے سب لوگ ہنسنا ہیں۔ یہ ایک قدرتی بات تھی کہ جو روایت اس بت کے متعلق زبان زد خاص و عام ہے۔ وہ یہی



دنیا کے اسلام و ممالک خارجہ

اخبار الہند

شملہ ۱۰ جولائی ۱۔ وزیرستان کی جنگ میں افواج برطانیہ کے ایک سوترسٹ افسر اور سپاہی ہلاک اور چار سو چالیس زخمی ہوئے۔ ہلاک شدگان اور مجروحین پٹھانوں کی تعداد میں سو ہیں اور چھ سو ساٹھ ہے۔ اس جنگ میں جو آٹھ ماہ سے برابر جاری ہے۔ حکومت کا ایک لاکھ روپیہ روزانہ خرچ ہوتا رہا ہے۔ فقیر صاحب الی اہل ایک حکومت برطانیہ کے خلاف پٹھانوں کی ایک بیکندار ہے جس کی پورہ ۳۰ جولائی ۱۔ موضع سمش آباد سے ایک مسلم لڑکی کی پیدائش ہوئی جس کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ صوبہ سرحد کا ایک حکیم لڑکی کے والد کا علاج کر رہا تھا۔ لڑکی کے اغوا کا شبہ اسی حکیم پر کیا جا رہا ہے۔ نیروانے ملزم کی تلاش کے لئے کوشش شروع کر دی ہے۔

مٹمان۔ مشر۔ ایس۔ این۔ واسدیو جیٹ مٹمان نے علاقہ جہانیہ کے مشہور ڈاکو سسی دزیرا المعروف بکھیللا المشہور جنگ کا بادشاہ کو ایک سال تید کا حکم سنایا ہے۔ مشہور ڈاکو کے خلاف یہ الزام تھا کہ وہ جنگ میں چھپ کر راکٹروں کو لوٹ لیا کرتا تھا۔ لوگ اس کے خوف سے کاشتقے۔ ملزم کے خلاف یہ بھی الزام تھا کہ وہ عورتوں کو پکڑ کر انہیں رقص عریاں کے لئے مجبور کیا کرتا تھا۔

لاہور۔ ۸ جولائی ۱۔ دہرم پورہ سے اطلاع ملی ہے کہ ایک شخص مٹھن لال کی بیوی نے اپنے لڑکے کی بیوی کو محلہ کی ایک عورت کے ہمراہ اٹھنے بیٹھنے سے منع کیا۔ چونکہ اس کا خیال تھا کہ وہ عورت بدچلن ہے۔ کل پھر اس نے دونوں کو اکٹھے بیٹھے ہوئے دیکھا۔ اس نے اپنی بہو کو برا بھلا کہا۔ اس پر دوسری عورت نے پٹیا شروع کر دیا اور اس کے دودھ ٹوڑ دیئے۔

شیخوپورہ ۱۲ جولائی ۱۔ مقامی ڈسٹرکٹ بورڈ نے فیصلہ کیا ہے۔ لڑکوں اور لڑکیوں کو ایک جاہل علم حاصل کرنے کا موقع بہم پہنچایا جائے۔ اس قسم کا پہلا مدرسہ موضع ڈھنگل میں کھول دیا جائے گا۔ دیہاتیوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اس غرض کے لئے مناسب عمارت بہم پہنچا دیں گے۔

لکھنؤ ۱۲ جولائی ۱۔ موضع یارمند تحصیل موہن لال گنج ضلع لکھنؤ ایک معززیندار کو بلرام پور کے ہسپتال میں داخل کیا گیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جب وہ اپنے کھیت کی حفاظت کر رہا تھا۔ تو اس پر چند غیر معروف شخصوں نے حملہ کر دیا اور اس کی ٹانگ کاٹ لی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اسے کل ایک کھیت پر قبضہ کا حکم ملا تھا۔

امرت سر۔ ۲۱ جولائی ۱۔ امرتسر میں آج صبح سے خوب بارش ہوئی۔ شہر کے نیزیں بھر پانی سے بھر گئے۔ موسم بہت خوش گوار ہو گیا ہے۔

تنظیم المہریت کی توسیع شہر المہریت کا فرض ہے۔

استنبول کی ایک اطلاع منظر ہے کہ سابق شاہ ایدہ وروڈیوک آف وندسٹر مستقبل وید میں اپنی محبوبہ کے ساتھ ترکی اشرفیہ لے جائیں گے۔ اس شمار میں آپ غازی مصطفیٰ کمال پاشا کے جہان میں گئے اور وہاں انہیں کے ساتھ کھانا تناول فرمادیں گے۔

یروشلم کے عرب میں شہر کی حکومت کے خلاف نفرت کے جذبات بڑھ رہے ہیں۔ حالانکہ عربوں نے حکومت کی حکمت عملی کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا۔ پولیس حکام کی طرف سے اس اجتماع پر گولیاں چلائی گئیں جن سے کئی اشخاص زخمی ہوئے۔ یروشلم کے عرب آماری کیلئے کوشش کر رہے ہیں۔

الابرام۔ جنوبی مراکش کے مسلمان قحط سالی کی وجہ سے موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ باوجود اس امر کے کہ حکومت فرانس نے ایک کروڑ فرانک اور عام بلک نے چار لاکھ فرانک مصیبت زدگان کی امداد کے لئے دئے ہیں تو بھی ان کے مصائب میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ قحط سالی کی وجہ سے وہاں امراض بھوت پڑی ہیں۔ حکومت حالات پر قابو پانے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان بھائیوں پر رحم فرمائے۔ اور ان کے مصائب دور کرے۔

فلسطین کا ایک یہودی اخبار قمر طراز ہے کہ منفی اعظم فلسطین کے سکریٹری سید جان جین نے شہر کی کمیشن کی سفارشات پر نظارہ خیالات فرماتے ہوئے کہا کہ فلسطین کی تقسیم ہو کر ہے گی لیکن ان کی جماعت صرف اس طرح پر اس تجویز کو تسلیم کرے گی کہ یہ تیار ہے کہ عربوں کے حصہ کا الحاق شرق اردن سے نہ کیا جائے۔ بلکہ اسے مکمل طور پر آزاد قرار دیا جائے۔ تاکہ عرب اپنی مرضی کے مطابق اپنے بادشاہ کا انتخاب کر سکیں۔

لندن ۱۲ جولائی ۱۔ شمالی چین میں چینیوں اور جاپانیوں کے درمیان جنگ نے آج تک صورت اختیار کر لی ہے۔ پی پنگ میں چار گھنٹہ تک خونریز جنگ جاری ہے جس میں ہزاروں چینی لاپتہ ہوئے۔ پی پنگ کے شمالی دیہات کو شدید نقصان پہنچا ہے۔

لندن ۱۲ جولائی ۱۔ پی پنگ میں مارش لانا نڈ کر دیا گیا ہے۔ شہر میں فوجی گشت لگا رہی ہے۔ اور لوگ اپنے اپنے گھروں میں بند ہیں۔ جاپانیوں کی ایک اطلاع منظر ہے کہ چینی فوجوں نے پریپ ہوشان جاپان کی فوج پر گولیاں چلائیں۔ ہفتہ کے دن حالات نازک صورت اختیار کر گئے جبکہ فوجیوں نے جاپانیوں پر گولہ باری کی قہرہ حکومت سرکس کے لئے پانی پیدا کرنے کا انتظام کر رہی ہے۔ اس لئے حکومت مہر حکومت جہاز کو بین ہزار پونڈ عطا کرے گی۔

لندن ۱۱ جولائی ۱۔ امیر سعود اپنی موت میں سوار ہو کر براؤن شائے سے گنگس کی طرف جا رہے تھے کہ راستہ میں انکی موت ہو گئی۔ خوناک حادثہ پیش آیا۔ مگر امیر بن سعود اور انکے ساتھی بال بال بچ گئے۔

برلن۔ حال میں جماعت اسلامیہ برلن نے شہر تبلیغی قلم کر دیا ہے۔ جس کی مسامی جیل سے مسٹر مولکن ڈامرہ اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ مسٹر مولکن پہلے قادیانی مذہب اختیار کئے تھے جنہیں جماعت اسلامیہ برلن قابل مبارکباد ہے۔

مطہران۔ ۱۰ جولائی ۱۔ ایران۔ انفانتان عراق اور ترکی کے وزیر ارجہ نے معاہدہ اخوت پر دستخط کر دے ہیں۔



میں آج صبح سے خوب بارش ہوئی۔ شہر کے نیزیں بھر پانی سے بھر گئے۔ موسم بہت خوش گوار ہو گیا ہے۔

تنظیم المہریت کی توسیع شہر المہریت کا فرض ہے۔